

تَحْمِيرِ حَيَاةٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِينَ

لِرَحْمَةِ رَبِّ الْعٰالَمِينَ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ مَنْ يَرْجِعْ فَإِنَّمَا يُنَزَّلُ فِي الْأَرْضِ

۱

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہو گا عرش بریں پر

“THOSE WHO ARE MERCIFUL HAVE MERCY SHOWN THEM BY THE COMPASSIONATE ONE IF YOU SHOW MERCY TO THOSE WHO ARE IN THE EARTH HE WHO IS IN HEAVEN WILL SHOW MERCY TO YOU.” (Sahih Hadith)

Regd No. LW/NP 56

Phone: 22949
22945

TAMEER-E-HAYAT

ساتھیوں

NADWATUL-ULAMA LUCKNOW-226007 (INDIA)

ان گزارشات کے بعد آپ سے ہماری درخواست ہے کہ وقت کی اس ضرورت اور دامہ میں کافی تعداد کو بچتے پڑوں اور اپنے خاندان کے لئے کام لے کر ان تمام کاموں میں بھرپور تعاون و اعانت فرمائیں کہندہ و سلطان میں دین کے قلموں کی خالقی کی اس سے بیشتر کوئی سبیل اور اس سے زیاد پاؤںدار کوی صدقہ جاری ہے۔ آپ سے ہو گئے وہ اعلاء کے پچھی ساز ستر تیاری میں شرکت کے ان کیا ہو گا ارجمند اعلاء کو خطاب کرتے ہوئے خدمت مولانا یا مولانا الحسن علی ندوی مظلوم غیر ملکی ممزد عرب ہماں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:-

یہ سونے کی پڑیاں بس مٹا جائیں گی ہم اور آپ بیان رہیں گے، آپ یہ سمجھیں کہ اب آپ کو چھپی مل گئی ہم آپ کو چھپڑتے والے نہیں، ہمارے سفری آپ کے گھومن پر جائیں آپ کے چارائے آٹھائے ہم کو عزیز ہیں۔ یہ جو کچھ دین گے وہ اس دولت کا ہزار رواں ہے ہو گا جو خدا نے ان کو دیتا ہے اور جو آپ دین گے وہ آپ کے گھاٹ ٹھیں کی کمائی ہو گی۔ خدا کا تکریبے کہ ہم ان بیش قیمت اصولوں کو پہنے سے لگائے ہوئے ہیں، ہمارے نزدیک مالیات، بجٹ اور خلیف اشان عمارتوں سے زیادہ وہ مقدسہ عرب زبان ہے جس کے لئے دارالعلوم قائم کیا گیا ہے، یعنی جدید زمان میں اسلام کی موثر اور صیحہ ترجمانی دین و دنیا کی جائیت اور علم و روحانیت کے اجتماع کی کوشش، فتح لادینیت اور ذہنی ارتقاء کا مقابلہ، اسلام پر اعتماد اور علوم اسلامیہ کی برتری و ایسا کا اعلان و انجام دین حق سے فائدواری اور ثمرت پر استنامت، صلسلہ کی، اس قدر ترقی اور وضاحت کے بعد یہیں اب مزید کچھ کہنے کی حاجت نہیں، ہم اشسان اکام نے کیا ہے مسند امام کام جن میں سفر فرمتے رہا تجھیں القرآن الکریم اور ایک خلیف اشان الباری کا قیام ہے (رہبا انشا، انتہ مطالعہ، بحث و تحقیق اور عسلی استفادہ کا عملی انتظام ہو گا) آغاز کر رہے ہیں۔

ہندوستان کے مسلمانوں سے خواہ وہ اس طویل و عریض ملک کی علاقے کے ہوں ہماری بکر درخواست ہے کہ وہ اس کام کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کو اپنا ہی کام سمجھیں۔ یہیں یقین اور اشتہار کا کی ذات عالی پر پورا بھروسہ ہے کہ خدا اول اللہ مولانا مظلوم کی بیعت دیا برکت دہنائی و نظمات میں اگر احباب و خلیفین نے پوری و پیچی تو ہمارا یہ پیغام صرف ملک کے گوش گوش بکھلہ اسلام کے کوئے کوئے میں پہنچے گا۔

وَمَاذَا لِنَفْسِكُلِ اللّٰهُ بِعِزْيزٍ

(مولانا) بعد الاسلام قد و ای ندوی (مولانا) معین الدین بدودی

محمد تبلیغ دارالعلوم ندوۃ العلماء

(مولانا) حبیب اللہ لاری ندوی

ہمزم دارالعلوم ندوۃ العلماء

پرنسپل پبلیش ناظر شعبہ تیری و ترقی دارالعلوم ندوۃ العلماء نے جسے کے

آنسیت پر منگ پریں دلبی میں بلح کرا کر دفتر "تعمیر حیات" ندوہ کھنڈ

سے شائع کیا۔

مرقبین: شمس الحق ندوی (مادران افیل)، محمود الازبار ندوی

ہندو ایشیا کام (ایم دی اسٹاف) یہ عمارت اوقات دو منزلہ ہے اسیکرے اور دو بالی ہے۔ اس عمارت کے دونوں بالیں فی الوقت چھٹے پچھوئی کی بانش گاہ کے طور پر اعلیٰ ہوئے ہیں راس عمارت کے دونوں بالیوں کو سائیکل کا شیئر اور وضخیار کا خوبصورت شید طلاقاً، چھٹے پچھوئی کی تازہ باجاعت ایک بالی ہوئی ہے، اس عمارت کی تیری منزہ بھی نہیں کیا ہے۔

اسٹاف کو اڑس

حضرت اساتذہ کام کے لیے راشی مکانات کی بینیت ضرورت رہی ہے، فی الواقع چار کاؤن کی بنیاد پر ایک دی گئی ہے اور تعمیر کام کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ مکانات دو منزلہ ہے

کوئی خدا



واللہ ہم نہ ہے ہملا کا کتبہ خانہ ندویہ مکان کے گئے چنے کہ بخانوں میں سے ایک ہونے پر جو کتاب جاہد ہے، جہاں ملوم سے دلچسپی رکھنے والے بیوی مالک کے سمجھی لوگ اس مقاومت کے میں پیدا کیتے خواہ دارالعلوم کے وسیع و عریض بائیں عرصے سے قائم ہے اس کے لیے علیحدہ عمارت کی تعمیرت کا کام سے احساں ہوتا ہے اس کا نقش بن گیا ہے اور اب اس عمارت کی تعمیر کا کام ہوتا ہے۔ الجھٹاس میں کچھ وسیع مظہر ہے لیکن مزید کی اسی ضرورت ہے۔

دار تحریف القرآن الکریم



وَلَمْ يَمْنَعْنَا نَهْلَلَا کا تسبیح دارالعلوم پر جو خطا اذکار اذکار اسی وقت سے یاراہ جی کریا گا اس خبر کے لیے علیم، عات ہو گی جسیں قیم کے ساتھ بانش کا بھی نظر ہو گا۔ اس عمارت کا بھی اذکار اذکار ہو گیا اسکی تعمیر بھی آغاز ہونا ہے۔

پر لیس اور دفاتر کی عمارت

پر لیس اور دفاتر کے لیے علیمہ ایک عمارت سمجھی موصی سے زیر تحریر رہی ہے تاکہ دارالعلوم کی عمارت میں قیامی امراض ہیں اسٹھان ہو، سائبے درجات اسی میں جو جگہ کی وجہ سے جو انتشار کیجیے جو جاتا ہے وہ ختم ہو یا اسے چنانچہ اس عمارت کا بھی انتشار نظر ہو گیا اسکی تعمیر بھی ہوتا ہے۔

تحمیر حکایت

پندار فریدہ

شعبہ تعلیم و ترقی دارالعلوم ندوۃ العلما کشمیر

جلد نمبر ۱۳۶۸ء ۱۰۔ ۲۵ اگست ۱۹۷۴ء - ۱۵۔ ۳۰ رمضان المبارک ۹۹۸ شمارہ جبر

نہ تھا

اندونیشیا - ۱۶۔ ۸۔ ۱۹۷۴ء

بیرون ہند بڑی ملک

سعید الائمه الظہری الشندوی

قمر کا مقام، مومن کے زندگی میں

غور کیجئے تو زندگی کا پر شہر صبر و استقامت کے فین کارہیں منت ہے، بلکہ ایمان و
مل صالح اور اس کے مفہود مررت و تابع کا ناطور ہے بہر کے بیرونی مکان ہے، یہی وجہ ہے کہ
فریت اسلامی نے صبر کی ایمت پر پورا زندگی میں اور کتاب و سنت میں صبر کی ترغیب اور
اہنگ خدا کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائلی گئی ہے، ایک فرمایا گئی ہے کو منور کرد اور اس
پرچم پر، ایک فرمایا گیا ہے کہ صبر کرنے والوں کو بشارت ہوا اور تمیں صبر کرنے والوں کو
اجوبے جانے کا وعدہ فرمایا گیا ہے اور تمیں اے عزم مومن کی رثافی بتایا گیا ہے۔ اثر
طیار کو باہر جاؤ ایمان میں مندرجہ بالامضایں کو بیان کیا ہے اور ساقبی صبر کے امتحان کا بہت
مکمل تحلیل آیات میں مندرجہ بالامضایں کو بیان کیا ہے اور ساقبی صبر کے عمل پر لمحہ اور

صبر اپ کی زندگی کا سب سے نیا نام و صفت اعلیٰ ملک ہے اور صبر کو اپنا کا حکم دیا جائے
ہے کہ جادا آپ کی وقت اپنی قوم کی ادیت ناک تکلیفون اور ناقابل برداشت ادیت کی وجہ سے
گجراد جائی اور دامن بصر پا تھے چوتھے زندگی میں بخوبی اسی تھے قاصد و ماصدروں ازلا
باللہ " اور " واصدروں علی مالیقیون " جسے احکام کی تلقین میں قرآن کریم نے کسی طبقی
گئی ہیں کا۔

صبر کی تربیت کے رضوان کا ہمیشہ اور روزے کا فرضیہ نازل فرمایا گیا اور اسکی
زبردست ابھیت کے پیش نظر اسلام کا ایک بیانی رکن اس کو قرار دیا گیا۔ مشہور حدیث شریف
میں صاف صاف دارد ہے۔

" یعنی الاسلام علی نفس، شہادۃ اُن لائے الا اللہ و ان حمداً
رسول اللہ، و اقام الصلوۃ و ایات الزکاۃ و الحج و صرم و صفات "

اگر آج کے سلسلہ ماضو میں درسے اور رکان کو چھوڑ کر صرف آخری روز میں
کے ہمینہ یہ روزے رکھنے کا تاب دیکھا جائے تو غائبیت میں کوئی نیچے جائیدار کا اور
اچھے خالی سلم گھر اُن کے اکثر افراد اسی دولت ہے جو اسے عموم نظریہ میں ایسے، حالانکہ اس کو
اسی سیوں طریقہ زندگی کا خوب احساس بھی ہے اور اس کو جو رہنے سے تابع سائنس اسی اسی
سے وہ دوچار بھی ہوتے ہیں لیکن وہ روزے کی پابندیوں پر صبر کرنے کی طاقت ہیں رکھتے اور
اجام کارکے طور پر وہ ہر طریقہ کی ذلت، ناکاری اور بدحالی و خفقت کی محیطی ہی کوئی بھی۔
اگر سوال کیا جائے کہ آج سلانوں کی زندگی میں یہ انشا رکن ہے اور وہ ہر جیتنے سے اتنے
پست و ذیلیں کیوں ہی تو جو بھی یہ کہنا کچھ خالان و اقتضی سوگا کر ان کی زندگانی صر
بھی ہے اسی زین عذر سے بالکل خالی ہی اور وہ اپنے مقصد کی راہ میں کسی اور دلیل کی
سربراہی اپنے اور اس کو غیرہ کی ختمی کے ساتھ افزاں کرنے کا سالمہ بھی ہے
(یقین عوکا پر)

زندگی کے سکی بھی اجتماعی یا اقتصادی کام میں کامیابی کی منزل تک پہنچنے کے لیے
صبر ایک بیانی طبقے کا اکثر دیکھا گیا ہے کہ کسی فرد یا جماعت نے بڑی سرگرمی اور ایمت
کے ساتھ ایک مفہود ضرورت کو پوری کرنے کے لیے منصوبہ بنایا اور اس کے پیچے ساری
طائقیں لگادی گئیں اور پہنچنے صلاحیتیں اور قربانیاں اسکی راہ میں پہنچنے کی کوشش کر دی
گئی مگر تابع کے اعتبار سے اسیں ناکامی اسی لیے ہوئی کو وہ صبر استقامت کے عنصر سے
کیمکری خالی اور طریقہ کی ذلت، ناکاری اور بدحالی و خفقت کی محیطی ہی کوئی بھی۔
اگر سوال کیا جائے کہ آج سلانوں کی زندگی میں یہ انشا رکن ہے اور وہ ہر جیتنے سے اتنے
پست و ذیلیں کیوں ہی تو جو بھی یہ کہنا کچھ خالان و اقتضی سوگا کر ان کی زندگانی صر
بھی ہے اسی عذر سے بالکل خالی ہی اور وہ اپنے مقصد کی راہ میں کسی اور دلیل کی
سربراہی اپنے اور اس کو غیرہ کی ختمی کے ساتھ افزاں کرنے کا سالمہ بھی ہے
(یقین عوکا پر)

مختصر سلسلہ افراد

ٹریبون کے ساتھ دوستی رکھو، امروں کی مجلس سے احراز کرو۔
جو خاص میں ہے وہ تاداں کا ذمہ دار ہے۔

قضا کو دعا ہی تاقی ہے۔
سچا اور اسین تاجر قیامت کے دن صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہو گا۔

جس نے پورا ہے دنیں کو کنایا اسی بات کا نالی ہو جو دنیں میں نہیں ہے وہ رہے۔
تجارت میں روزگار کی رخصی کے لئے ہے۔

مرن کے لئے موت، اس کے رب کی طرف سے محفوظ ہے۔
مرت ایک ایسا دار است ہے جو دوست کو دوست سے طلاقیا ہے۔

سب سے پاکزندگی کا ان تاجر ہو ایسا کو مناسب طریقے سے وفات ہے اور اس کی ملکیت کے لئے اور
اپنی ملکی طبقہ کا نامہ رکھ کر تھے، اس کی ملکیت کے لئے اور دلیل پیش کرنے ہیا پسے
دل سے صحت کرتے یا کرتے ہیں کوئی کی دلیل کو مناسب طریقے سے وفات ہے اور اس کی ملکیت کے لئے اور
اس کی ملکی طبقہ کا نامہ رکھ کر تھے، اس کی ملکیت کے لئے اور دلیل پیش کرنے ہیا پسے

بیٹے طریقہ کا بام عکت، درسے کا اچھی صحت اور تسلیم کا نامہ اپنے طریقہ کا
مناقلو ہے۔ اسلام کی قیمت ہے کہ دنیں نہ زردی ہیں! ایمان یعنی کام ہے اور
یقین کسی کے دل میں نہ زردی ہیں پیغمبر ایک بار سلسلہ میں صحابہ سے

پوچھ کر ایمان اور اسلام میں کون ہے؟ کوئی ایک بار اس کی ملکیت کے لئے اور دل سے طلاقی ہے۔
جو کار و بار بخارت میں خلطف سلطنتیں مت کھا کرے۔

جو اپنے جانی کی پرده ووش کرے گا، دنیا و آخرت میں اس کی پرده بوسی بجا گئی۔

مزدور کو اس کا پیسے خلک ہونے سے پہلے مزدوری دیدی جائے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تین اور یہیں بیس خود دعویٰ کروں گا ان میں سے ایک جو
مزدوروں کی طریقہ سے وفات فرماتی کہ اللہ کو اس کے لئے بھاگا و
رخصت کرتے وقت صحت فرماتی کہ اللہ کو اس کے لئے بھاگا و
دو گوں کو خوشی مٹانا، غفرت نہ دلانا۔

جیکو ہو یہا کرو:

الله تولیوں نہا الفعلون (صف ۱) ترکوں کیتے ہو جو کرتے ہیں۔

خوب کر جو زبان سے کہو، اس پر خود عمل بھی کرو، نہیں قیہارے کہنے سے کا لوگ
کوچک ہو اور اس کا ترکان ہے۔

کیعہ قضاۓ عذۃ اللہ اُن نَّقْوَلُوا میں زور کرے اس کے لئے فرماتے ہیں کہ
مالاً نَقْلُونَ (صف ۱) وہ جو کرو۔

خدانے فرمایا، کیا اور دوں کو سکی کی بات بنا شے ہو اور خود اپنے کو بھول جلتے
ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہتے ہیں اس کو خود بھی کرتے تھے، لوگوں کو غریبوں،
اوہ سکیز کی اعادہ کا حکم دیا، پہلے خود امام کے دکھ دیا، سمات کرنے کی صحت کی
تو اپنے زہرستہ والوں کو غریب میان جو بھی کر، مخفی نے آپ پر تیر سے اور تواریں
چلائیں اُن پر برا قہیں اٹھایا، انزوں تم دوسروں کو صحت کر دو خود کو بھول رجاؤ۔

بڑا جانی بآپ کی جگہ ہے۔

اپنے استادوں کی توقیر کرو۔

بڑا سماحتی گو یا اُگ کا ایک مکڑا ہے۔

ایا ایما الدین امنا فی الفسکم دے ایما الدین والو! اپنے کو اور اپنے نکر
و اهلیکم نارا۔ (فہرست ۱) والوں کو اس آگ کے پہاڑ اور

مسکن اناضد کی طرف سے بیٹھ پسندیدہ ہیز ہے۔

بس طرح اولاد کے ذریں، بآپ کا حق ہے، اسی طرح ماں، بآپ کے ذریں
ادلا کا بھی حق ہے، اس آیت میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ پہنچنے گروں اور دوزخ کی آگ
کے پہاڑ بھی اسی روشنی روشنی تک دیکھ دی جائے۔

اعمال میں میادز روی اخیار کرو۔ اور ایسی روشنی تک دیکھ دی جائے۔
سچا ہو۔ بھی ان کو خام ایسے کاموں سے دوکنا پاہیزے ہے جو سے دین اور دنیا برپا ہے جو سے دین
قیام اور اپنے دخواری کا خال رکھنا چاہیے بھی بھیت، دوپہر، بھائیا، بکلا، زور اور جریب
چھوڑ کر دوکن کو دوڑھ کا ایضاح دینے دیتے ہیں۔

سوار پیڈل کو سلام کرے، پیڈل بھوئے کو ادار تھوڑے آدمی زیادہ اور بیوی
چھوڑ کر دوکن کو دوڑھ کا ایضاح دینے دیتے ہیں۔

خدا ترکان میں فرمائیں کہ کہیں شادی کا پیام دیا تو دوسرا دہان پیام نہ مانے۔
کوئی پہلا دہانے میں بھی دھا کرے۔

مبارے غلام اُن کے مالیوں میں انسانات کر۔ ان کی حق تلفی نہ ہوئے پانے بھو
خود کھاؤ اپنیں کھلاؤ جو خود پہنچنے ہیں پہناؤ۔

کشش والوں کے حافظہ تھا:

ایا ایما الدین امنا فی الفسکم دے ایما الدین والو!

و اهلیکم نارا۔ (فہرست ۱)

وہ کوچک نہیں ہے اسی طریقے میں بھی دھا کرے۔

وہ کوچک نہیں ہے اسی طریقے میں بھی دھا کرے۔

وہ کوچک نہیں ہے اسی طریقے میں بھی دھا کرے۔

وہ کوچک نہیں ہے اسی طریقے میں بھی دھا کرے۔

عَصْرٌ حاضرٌ کَتَّعْمَیْرَهُ میں ہے۔ راکِر دا

از مولانا سید محمد الحسنی مرحوم — ترجمه: آخوند نسیم ندادو

مخصوصاً مولانا سید محمد الحسن رحوم کے معزک-الآراء
"الاستلایر المحتن" کے ایک اہم مخصوص کا ترجمہ ہے،
رحوم نے اس پر نظر ثانی فرمائے اور بعض حصے دے دیے
فرمائے۔

اس کے فعلے اور نظریے کو متاثر ہیں تو
اے ماخیرِ متمم کرنا ہے اور اس کو تقدیم کرنا
لگ جو نبی نہ دست دراز کی شروع کرتی ہے
اور ادا نہ درد رتے چفیے، اسلام نے متعین کرنا
اہر نکلنے کا کوشش کرتی ہے راسلام کے
اس سے اپنا خواہ منقطع کرنا ہے اور ادا
علی کر کوشش بھی کرنا ہے کوہا اپنے جو
نظر آرہی ہے لیکن اس سے پہلے ہیں یہ تسلیم
کرنا ہو گا کہ اتفاقاً دی مالات اور مادی انقلابات
ہی کے نتیجے یہ نظریات جنم لیتے ہیں، صنعت
اور مکانات جی، ہی تہذیب کو وجود بخشنے ہے ایسی
اعراض و مقاصد کا تعین کرتی ہے، افکار کو
رضع کرتی ہے اور اسی کے سایے یہ رحمانات
پرداں چڑھتے ہیں۔

★
ان بد چکا ہے، زندگی بد لچکی
بھی لازمی طور پر اس کے ساتھ
اس کے دوش بد دش چننا چاہئے
رے طور پر ساتھ دینا چاہئے۔“
ج کے منزب زدہ لوگ اور
مات کہتے ہیں، لیکن اس نظریے

اس نظریے کو آج ساری دنیا تسلیم کرتی ہے اور عالم کا "بہذب" اور زہین طبق اس پر ایمان لا جکا ہے اور بات یہاں تک ہے۔

”وَلَا مَهْمَةٌ مُوْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشَرَّكِينَ“
 وَلَا عَجْبٌ لَكُمْ، وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشَرَّكِينَ
 يُوْمَنُوا، وَلَعْبٌ دُرْمَرٌ مِنْ خَيْرٍ مِنْ مُشَرَّكِينَ
 وَلَا عَجْبٌ لَكُمْ أَتْرَدُّتُ شَيْدَ عَرَنَ
 النَّارَ وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَى الْجَنَّةِ دَالْمَغْفِرَاتِ

پھونچ چکی ہے کہ اس کی حیثیت ایک ایسی "مسلم
 حقیقت" ہو گئی ہے جس میں دوراً میں نہیں
 ہو سکتیں اور یہی وجہ ہے کہ پورپ میں تمام
 علمی تحقیقات اور فکری تحریکوں کی بنیاد اسی
 نظر پر ہے۔

دشواری نہ ہو۔
 آج کی دنیا کا جائزہ لیں اور
 بڑے شہروں اور تہذیب جدید
 دیکھیں تو ہمیں اس نظر پر کی
 تزان کرنا بڑے گا اور بیات

ے گی کہ آج کی دنیا اس نظریے پر ایمان رکھتی ہے اور اس کو مسلم حقیقت سمجھا جا رہا ہے اور یکن عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو باذنه ” (اریت نامہ بازن و نہاد، شرکر شیر،

زادہ سے بہرہ بخواہ دہم کو لسی ہی جب
کیوں نہ لگے اور ملاپنی اڑکروں کا، نکاح مشرک
سے ہرگز نہ کرنا جب تک دہ ایمان نہ لے آ
اور یقیناً مسلمان غلام، مشرک، شرافتے
ہے خواہ دہ تم کو کتنا ہی جدا نہیں، نہ حرم
دہ لام، تو درخت بھاٹر، بلاتے ہیں اور انہیں
اپنے نکامے بنت رمحزر، کارن، بلاں،
چنانچہ اسی تھے اس "بانی الٰہ"،

دوسری طرف حقیقت کی حالت میں اسلام و اسی
تلیم کرنے پر تیار ہیں، جہاں تک اسلام کا
تعلق ہے . . . دہ پورے طور پر اس نظریے
کی تردید کرتا ہے، اسلام کبھی یہ نہیں کہتا کہ
صنعت اور مکنا لوگی تہذیب کو جنم دیتی ہے اور
انکار و نظریات کو پیدا کرتی بلکہ اس کا نقطہ نظر
یہ ہے کہ صنعت و مکنا لوگی خود نظریات و خیالات
کے تابع ہوتی ہیں۔

ہے، اس امر میں بھی کسی مشکل نہ
بکردنی نے ہر میدان میں نامایا
سدیوں کی بات تو رہنے دیجئے،
ون قبل دنیا کا آج کی دنیا سے
و حلم ہٹھا کو دنیا نے کس رفتار
اور کہاں سے کہاں پہنچ گئی
ارے یعنی یہ بات کیسے مناسب
عظیم ترقی کا ساقہ نہ دیں بلکہ

عمر- داں میں ہے اپنے اندر بے کسی
ویقیناً عقل منطبق ہے جی کہے گی
کا تھا سماں بھائی ہے کہ اسی لحاظ
ظرف عمل بھی بدنا پا ہے یعنی اپنے
اندر دست پیدا کرنا چاہئے جا کر
زندگی کا پہنچ طور پر ساختے
ہے حیات کے یکجھے زر، اس اور ان
جس تک وہ اس کے حق میں مفہومات برلنی
حباب سے اس کی قیمت گھٹتی۔ رخصتی رہتی ہے
لکھیں میں کس درجت معاون ہے اور اسی
بے دہ اس مشتمل سے ہے کہ دہ اس کے مناسد
اس کی کرنی اہمیت نہیں بروجی اہمیت دنیمت
(Confidential Relation) شے کی ہے بجاۓ خود
معنعت کی قیمت اسلام کے نزدیک ایک
لی ہے پورے طور پر رکھ بدلنی ہے۔
قرآن کریم کا یہ نظریہ ایک دوسرے
ایسے ہیں از جا زیادہ دنیافت اور سرامست
ساقی بیان کر آگیا ہے،
”وَيُسْلُدُنَدُونَ الْخِمْرَ وَالْمَيْتَ
قُلْ فِيهَا إِشْرَاعٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعٌ لِلنَّاسِ
أَثْمَاكُهُمْ مِنْ نَفْعٍ هُوَ“ ۖ

خون اور سہولتوں سے پوری طرح
دوسکیں جن کی آج ہر جگہ کشت
ہے اس کے ماتحت رہتی ہے نہ اسکی اخلاقی
تدریں اور بنیادی مقاصد سے مکراتی نہیں،

دوں میں بڑا گناہ ہے اور وو گونڈا یہ
بھی ہیں مگر ان کا گناہ ان کے نامہت
بہت بڑھا ہوا ہے ۔

لطفیت قدریں اور اعلیٰ ردا یعنی

کے بدلتے سے بھیں جدایاں ہوئیں، نہ
کی وجہ سے کوئی تبدیلی ہیں اُنہوں کوئی نہ
مشینی نرتبی کا ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔
اس چیز کا ایک مثال اس کے ذمہ بے
کوشش کیجئے، اگر کوئی شخص اُن خدمتیں
پاہتا تو کسی جو کے کر کر ناکھدنا پڑے،

غريب کی اعانت کرنا چاہنا ہوا ۱۱۵
بیل سکھاڑا ن اور ہماری جہاز دوڑا برا
لے کر ہماری جہاز سے رہ اپنے مقصد براز
کامیاب ہو گلا، اور اس کو زیادہ ہمارا، اور
فراتم ہو گی، لیکن اگر یہ شخص اپنے اندر کی
کامندجہی نہیں رکھتا، تو ہماری جہاز ن
راکٹ بھی اس کے دل میں سوز نہیں پیدا
اسے انسانست کا درد نہیں دے سکتا اور
کے دل کو کسی کے لیے دھڑکنے پر بخوبی نہیں

پاکل اسی طرح کوئی شخص از کوئی
چاہتا ہو اس کے لیے میں اور اعلیٰ سے
مثلاً شیفر اور پارکر سب رواں ہیں، نہ بار کہ
کسی ذالی الذہن شخص کو کچھ اکھنے پر انہوں
ہے اور نہ میں اس ذہن کے لئے برپا کر لیو
ہو مانع بن سکتی ہے، اس طبقے میں اصل ا

اور اعتبار اس فلسفے اور عقیدے کا ہے
 ساحبِ نعلم کا ابیان و یقین ہے اس جذبے

ہے جو اس کے دل میں مر جزن ہے،
جیس بسا اوقات اس کا تحریر ہے
کہ یہ دس اکیل دز رائے مختلف ارادے
مختلط۔ الحنیدہ لوگوں کے میسر ہوتے ہیں
د رائل دز رائے ان کو ایک اسل اور
اٹھ پر لانے میں ناکام رہتے ہیں۔ اس
قرآن مجید نے اس انداز میں بیان کیا
”ظَرَفٌ وَ حَلَاءٌ وَ هُنْدَلَاءٌ“
عطاء رب و عما كان عطاء

مخطوراً ۔

دہمارے ربِ لی نوازیں ان براک
بھی ہیں، ان پر دعا فر دریں، صلی بریک و
ساتھ مخصوص نہیں، آڑانے لگتا ہے یو د
تذکرہ میں، مر من و کافر دوں کو حاصل
ہاں فتنے سے تجھے کرمون اسے نہ رکھ

۵

وذرائع کو اپنے حق میں استھان کر سکیں گے اور ان سے پورے طور پر استفادہ کر سکیں گے ان ہی کے ذریعے ہم ایک پاکیزہ معاشرے کی داعی بیل ڈالیں گے ایک نادل و پاکیزہ خاندان کی تشكیل دیں گے، ایک نادل حکومت کی بنیادیں تحریم کریں گے جس طرح ہمارے دشمن ان وسائل و ذرائع کو مگر ابھی اپنے راہ روی فناشی اور بہر طرح کی برائیاں عام کرنے میں استعمال کرتے ہیں۔

یعنی برطانیہ و شوابیا یہ ہے کہ ہم لوگوں کی نظر میں ماڈی وسائل اور نظاہری اشکال ہی میں آجھ کردہ جنتی ہیں، اسی چیز کی حقیقت اور اصل مقصد اور غرض سے ہم بافضل آنکھیں بند کر لیتے ہیں، نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ ہمارے حاکم بن جاتے ہیں اور ہمیں دینا پابند خانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ وہ ہمارے تابع رہی، ہماری مرضی کے پابند ہیں، ان کی علاج ہمارے قبضے میں ہو اور ان پر ہمیں پورا کنڑا دل ہو۔

آبسکل اکٹر زدہ لوگ جن کا عمل تہذیب یافتہ، اوجوان طبقے سے ہے تہذیب کے سخن سخور سے بالکل ناداقت ہے، ان لوگوں نے اسباب تیش ہی کو تہذیب کا نام فریکھا اور پھر زدق کے فرق سے لوگوں کا پیمانہ بھی بدلتا رہتا ہے، چنانچہ بعض صفات کے نزدیک "سیار زندگی کی بلندی" ہی کا نام تہذیب ہے اور پہ کہا جائے تو غلط ارشان برٹل جو جدید ترین ساز و سامان سے آرائی ہوں اور ان میں اسباب تیش کی فراہمی ہو جی ہی تہذیب ہے، بعض لوگوں کے نزدیک دنیا کے بڑے بڑے ملکوں کی سیر و ساحت ہی تہذیب ہے اور اسی طرح . . . حالانکہ ان چیزوں کا تہذیب و ثقافت سے دور کا بھی واسطہ ہنس، یہ تو تہذیب یافہ لوگوں کے ہاتھوں کے گھلوٹے ہیں، اکثر تبارک و تعالیٰ نے انسانوں کی آزمائش کے لیے انہیں پیدا فرمایا ہے، چنانچہ قرآن مجید میں فرماتا ہے "وَالَّذِي خَلَقَ الْأَنْوَاعَ" اور اسی طبقہ کے افراد کو ایک "احسن عمل" ہے اس نے صحت و زیست صرف اس لیے بنایا ہے کہ بتارہ امتحان نے کوئون دچھنے اعمال کرتا ہے۔

دوسری جگہ یون فرماتا ہے،

ہیں، اس موقع پر اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ ناااب دنیا کی قوم سے یعنی دین میں مفتوح و خلوب قوم ہمیشہ خداوہ میں رہتی ہے اور یہ کہنا کہ مغرب سے برآمد کر دہ اسباب وسائل؟ اس تہذیب کے جو اختم سے محفوظ رہیں گے ایک فام خیالی ہے یہ بات کسی حد تک درست ہے لیکن اس کا حل یہ ہے کہ ایک طرف ہم ایمان و عقیدہ ستمکم پر شور پختہ ہو دوسری طرف ہم اپنے ماحول اور اپنی فضائیں ہو دے اپنے ہاتھوں سے اپنی خود بیان کے مطابق منت کرنی، تشكیل کر لی۔ نک کہ ہم باقی بیرون کر اپنے کو اس تیز دھارے کے حوالے کر دیں یہ وہ موقع ہے جو مسلمانوں کو آج اپنے سارے حاویں اور مکمل وسائل کے ساتھ اختیار کرنا ہو گا اس لئے کہ یہی ان کے لیے واحد راہ بجا ہے یہ ساری ماڈی ترقیات اگر صحیح مقصد و سعیج بذبھے سے خود میں ٹوٹا یک سو من کی نکاہ ہیں ان کی قیمت حس و خفا شاک نے زیادہ بھیں اور یہ حقیقتہ مسلمانوں کے لیے ہم کے خود ایک سرچشمہ قوت ہے۔

کیونکہ خس و خفا شاک سے دب جائے مسلمان

مانا وہ تب تباہیں، ہم کی شریں اور تیک یہی صورت حال تعلیم و تربیت کے ساتھ بھی پیش آئی یہ بات بخوبی ہمیں کو تعلیم و تربیت تمام ممالک میں عوام کو مخصوص دعائیں اغراض و مقاصد کی طرف متوجہ کر سکتے کا ایک ذریعہ ہے اس سلسلہ میں ہر لکھ کا دوسرے ملک سے مختلف طریقہ کا رہے مختلف نتیجہ ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اشتراکی حاکم کا نظام قیلم و تربیت مغربی حاکم کے نظام تعلیم اور طریقہ تعلیم سے بالکل مختلف ہے بلکہ جو نظم امریکہ میں رائج ہے وہ ایک ایسا نظم ہے جو ایک یونیورسٹی کے ہوئے دہائیا جاتا ہے، یہیں ہمیں اور جو نظام چین (جو کہ ایک یونیورسٹی نہ کہ ہے) میں پایا جاتا ہے دوسرے اس نے مختلف نتیجہ ہے، جو دوسری میں نظر آتا ہے، اس کی وجہ صرف ہے کہ ہر لکھ کے مختلف نو مخصوص اغراض و مقاصد اور مصالح دیکھنے والیں اس ایک نیکی کے حق میں وہ اپنے تمام وسائل شناختیم و تربیت کا نظام پیدا ہو، سینما ڈرامے اور اپر اپرنس کو استعمال کرتے ہیں اور ہم بیرون سے بھر دے اسی نے سکتے، اخلاقی ہنسیں کر سکتے، کسی کی جان بچانے کے لئے یونیفارم سے دو ہنسیں لے سکتے، اسی طبقہ دہنائی کے لئے پیدا ہو اور یونیفارم کا استعمال ہنسیں کر سکتے، اصل صیبت یہی ہے کہ ہم بھر ہے صرف وسائل ہیں لیتے بلکہ ان کے ساتھ ساتھ اس کے انکار و نظریات، اس کے مقاصد اور اس کے طریقہ کا رکار کو بھی اختیار کر لیتے ہیں اور اس کی تہذیب اور روح کو بھی اپنے اور سمو لیتے

مکالمہ ایضاً

رسول اُمر مصلی اُشہد علیہ وسلم سے زیارت نہیں
فرماتے تھے۔ حضرت عائذہ فرماتے فرماتا ہے کہ اخیر
و شرہ میں حضور مصلی اُشہد علیہ وسلم اپنی کوشش بنتے
تھے۔ ان کے اتفاقاً ہے:-

شد مُزراہ راحیا یلمه، وایتھا اعلمه
اپنی کمر کس لینے تھے اور شب بیداری فرمائے تھے،
و راتے کھرداون کو بھی جگاتے تھے۔
ایک دوسری حدیث میں، حکماں نے کہ لئے ہیں:
الخان اب بھی اُسے ہیں:-

صَنْ اعْكُفْ يَوْمًا مِسْقَا وَرَحِمَ اللَّهُ جَلَّ

اللہ یہی وہی دین اے ارشاد خنادق ایعد
کہ جس میں انتقام فیض (جس نے اشک رضا کے سے
ایک دن بھی اعلیٰ کائنات کو ریا تو است تعالیٰ اس کے
اوسر جہنم کے درمیان تین خرز قیس آٹھ فرمادیجئے ہی
جن کی سافت آسان وزمیں کی سافت سے بھی
زیادہ حجراںی ۔

متکف کے لئے ایک اور حدیث ہے
آنی ہے، ابن عباس سے دوایت ہے رسول اللہ
نے متکف کے بارہ میں فرمایا، وہ گناہوں سے غصہ
دہتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں انہی بھی جاتی
ہیں جتنی کرنے والے کے لئے۔

رمضان المبارک کی ان بُرگتوں، دھتوں اور
اس کی خصوصیت و اہمیت پر ایک حدیث اور پیشہ
کی جا فی بے ماقولہ تجویز حب کو ان مبارک امام سے
پورا پورا فارغ تحریر کی تو فین مخطا فرنائے اور
سیارات و منگرات سے بخوبی خار کئے اور ان درد موڑیں
اور پیشہوں میں ہمال شمارہ فرنائے جسکے دل کی تکمیل
ان درد موڑ میں بھی بند رہیں اور جتنی کی قربیں ہیں کہ طرف
اس میں میں بھی سخت اور غاغنل رہے۔

حضرت عبادہ ہے جسی داعی پروردھاں اپنے
کے قریب حصوں نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کا وقت آگئے
جو خوبی برکت و اولاد ہے، افسر نے اسیں تبادلی طور پر متوجہ
ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاص نازل فرمائے جسی
خطاؤں کو سامن کرتے ہیں اور عاکو قبول کرتے ہیں تاریخ
تباہیں ایک دوسرے نیکوں میں پڑھو جاتے کا جسے تمکو کچھ
ہیں اور طالبگر سے فرمائتے ہیں۔ اسیں افسر کو اپنی نیکوں
دکھلادا بدل پیسے ہے وہ شخصی جو اس صورت میں بھی اپنے
ک رحمت سے محروم رہ جائے۔

دزدید سے نہیں ہے، یہ کن شرط یہ سے کامات
ل سے تکلی جو اور تظرف خدا کے درجت پر تھیں جو۔
اگر یہ اس حاصل ہے تو آدمی داخل ہے
کے لئے اک تو نہ ہوئے دل کی صرا اور خواہی نہ

ناظم پر پورا بھروسہ وہ جنس ہے جو اندر کی
ظریف بڑی بڑی ریاضتوں اور خلاصتوں سے
بیکاری کرے اور یہ ادا اسی کے دربار میں سب
کے زیادہ محظی و مقبول ہے۔

اگر اس "فترت خوش" کا ایک ذرہ بھی
حاصل ہے تو اپنے کو خوش فرت سمجھنا چاہئے۔

خدا کا شکر بجا لانہ چاہیے اور کسی حالت میں
ایوں اور جو دل نہ ہونا چاہیئے
الغتہ میں برابر ہے وفا جو کہ جفا ہو
ہر تجھزیں لذت ہے اگر دل میں مژہ ہو
شب قدر کی ابھیت اور اعنکان کی نفیت کے
بارہ میں جنہا عادیت پر سمات ختر کی حاجتی ہے

ورنہ حق تو یہ ہے کہ عمل کا جذبہ ہو اور دل زندہ ہو تو ایک حدیث اور ایک آیت بلکہ کسی مرد (صانع کار) ایک جلد دل کی دنیا بدل دیتے کے لئے کافی ہے اور حزن کے ساتھ انتہ تعالیٰ کا خاص سحابہ تھا ان کے ساتھ اس قسم کے دل

اکر پیش آئے ہیں۔
حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک مرتب
 رمضان المبارک کا ہمینہ آیا تو حضورؐ نے فرمایا
 کہ تمہارے اوپر ایک بھینہ آیا ہے جس میں
 ایک رات ہے جو ہزار سو سنوں سے افضل ہے
 جو شخص اس رات سے محروم رہ گی اگر یہ سارے
 ہی خیر سے محروم رہ گی اور اس کی بھلائی سے
 محروم نہیں رہتا تھا کمر وہ شخص جو حق تعالیٰ میں

حضرت عائشہ عن حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا کر بیار رسول اللہ اگر مجھے شب قدر کا
پڑھ جائے تو کیا دعا مانگوں جس حضرت
فرما یا کہرو، الفھرانت و عفو تحب العفون
فا عفت عینی۔ (اے اللہ تو سیک میاف کرنے
 والا ہے اور پسٹر کرتا ہے محاں کرنے کو، پس
سات فرمادے مجھے۔
آخری عزّہ رسمان السارک م

از سید محمد الحسن

A close-up photograph of a textured surface, likely a book cover or endpaper. The texture is composed of a repeating pattern of diagonal lines and small circular indentations, giving it a woven or stitched appearance.

جاتا ہے ہوا کا دباؤ کم ہوتا ہے اور اس کو بلندی کی طرف جانے میں آسانی ہونے لگتے ہے اور ایک وقت وہ آتا ہے جب زمین کی کشش بالکل ختم ہو جاتی ہے، یہی حال وحشی دنیا کا بھی ہے، ادمی صبر و تقویٰ، مجاہدہ و عزیمت اتباع سنت اور شوق و محبت میں جتنی ترقی کرتا ہے اور اس میدان میں جتنا آگے بڑھتا ہے، مادیت کی کشش، نفس کی طاقت اور حیوانی حیزیات اسی قدر کمزور ہوتے جاتے ہیں اور ان کی کشش اور طاقت روز بروز ضمحل ہوتی جاتی ہے، ہمارا تک کر وقت آتا ہے کہ وہ اس کی کشش سے بالکل باہر ہو جاتا ہے، اور یہ نویر حق اس کے کافنوں میں صاف سنائی دیتی ہے، یا ایتها نفس المطئۃ ارجیعی الی ربہ را فی موضعیۃ قادر خلی فی عبادی و ادخلی جنتی، اللہ تعالیٰ نے اس ہنسی میں بھی یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ لوگ بھی جو اور ہنسیوں میں نفس دشیطان کے غلبہ سے کچھوں کر سکے اور جن . . . میں طاقت نہ ہو، کہ جوانی اور بیسمی حفظ میں

فابو پا سکیں اور زامِ نفس کو سفروٹی سے
تحام نہیں وہ آگے بڑھیں اور بہت کر کے اس
ہیزہ کی برکت سے فائدہ اٹھائیں، اور اپنی
گدشتہ کوتا ہیوں اور ناعاقبت اذیتوں
پر ندامت کے آنسو بھائیں۔

یہ آخری عشرہ جواب گذر رہا ہے، اس
محاظ سے اور توجہ کے قابل ہے کہ یہاں القدر
کیا ہے؟ اسکے بعد سے آئے جان

(سب در) دیکا وہ رہا تھی یہ دن ہے جو
اعتكاف جیسی نعمت اس میں پیر آتی ہے۔
حضرت عائشہ کی روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لیلۃ اللقدر کو رمضان
کے آخری عشرہ کی راتوں میں تلاش کیا گردد۔
خواہ تو فتنہ رے تو یہ عشرہ کسی سمجھو میں
پڑ رہنے کا ہے، کہ اس طرح اعتكاف میں رن
ورات کا پورا حصہ صرف ایک دھن، ایک حیال
اور ایک بکر میں گزرے گا، اور اپنے مالک و
مولیٰ کو طرح طرح سے راضی کرنے کا موقع طیکا
اور دنیا دی شاغل نانے تھے ہوں گے۔ پھر
لیلۃ اللقدر کی تلاش اور خاتم راتوں میں بحاث
و اثابت اور خدا کی راہ طرف رجوع چھٹا اخراج
کے ساتھ آسان اور سوچنے سے اتنا کسی اور طرفیہ

ایک ہی بارش سے ایک طرف لارڈ گل
جن نغمہ تین یا رہ جاتا ہے اور دوسری طرف
زہریلے اور خاردار پودے بھی اپنا سر کلا
ہیں، چنان پر بارش کا ایک قطرہ بھی باقی نہ
رہ پاتا اور زم دنیسی زمین باران رحمت۔
اپنی تجویاں بصریتی ہے اور دل بھر کر اپنی بھک
ہے، پھر اس خوش قست زمین میں یہ فرق ہے
ہی بارانِ رحمت کہیں بیکنے ہوئے ٹکڑاں کی شکل میں
ہوتا ہے کہیں خاردار بدوضع
کی شکل میں، کہیں صرف گھاس اگتی ہے اور کہیں
گھاس بھی نہیں آگتی، پھر گھاس کے اقسام میں
فرق ہے، شاید اسی بات کو فرماؤ: میر
کے سر میں یوں کہا کیا ہے، یفضل بہ کثہ
ویہدی بہ کثیرا (بہت سے اس سے)
ہوتے ہیں اور بہت سے اس سے ہم ایت حاصل کر
سی حال ہے ایت خداوندی اور فضل ا
کا ہے۔ وہ اگر کسی طلب بلا سخت، بلا استعداد
بلا صلاحیت عام راست طلب صادق، محنت ا
استعداد کا ہے۔ اگر "ظرف" ہی چھوٹا ہے
بادہ ناب کا کیا فصور اور ساقی پر کیا اور ام۔
ہے اس کے الگان تو ہیں عام شہیدی سب پر

بمحض سے کیا خدھی اکر تو کسی قابل ہوتا
لیکن اللہ تعالیٰ ک شانِ کرم اور اس کا دریافت
اس مبارک جمیع میں اس طرح جوش میں آتا
ک کسی کو خالی اور محروم ہنس رکھتا ہے
یخانہ کا محروم بھی محروم ہنس ہے
یوں بھی اس کا اعلان ہے کہ — جویری ط
ایک قدم اٹھاتا ہے میں اس کی طرف دوست
برھاتا ہوں، جویری طرف چل کر آتا ہے

اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں، اس لی رکاہ
بندہ کے لئے بہان ڈھونڈتی ہے، اور دوہ توبہ کر
دلے اور مغفرت چاہنے والے کو ہستپسند کر
ہے، لیکن اس ہمیشہ میں اس کی رحمت و مغفرت
شان ہی دوسری ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے
رمضان المبارک میں ایک اعلان کرنے والا
کرتا ہے یا باعثِ الحیر (قبل) دیا باعثِ الہی
اوپر (۱) یہ نیز کے تلاش کرنے والے
برُّھ، اور اسے شر کے تلاش کرنے والے
آہٹ۔ اس لئے ہر جیسے پت ہتوں، نعمات شا
اور نفس کے مادوں کے لئے بھی یہ ہمیشہ بڑی
اور برکت کا ہے۔ اور خدا کی مردم شامل ہو
اسکی میں دل کی نگر، کھل سکتی ہے اور فست
ہے، اس ماری دنیا میں آدمی جتنا اور

(ار-ولانا سیدا بوسنی ملادی)

اعکاف :- اعکاف رمضان کے فوائد و مقاصد کی تکمیل کے لئے ہے۔ اگر رذہ ردا
میں اور طلاق راتوں میں ہے اب غرضے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے
بھن کی آخری سات دنوں میں خوبی سی بطلب قدر دلکھائی گئی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الا ائمہ کی حقیقت اور اس کے در رحمت پور ہے کی سعادت حاصل ہیں ہو سکی تو اس اعکاف کے ذریعہ
اس کا تذکر کر سکتا ہے :

لماں بن ایم ملکہ ہیں۔
خلاف کی وجہ اور اسے مقصود یہ ہے کہ قلب اللہ تعالیٰ کے ساتھ دلستہ ہو جائے اس کے
ساتھ محیت بالطی حاصل ہوا استغفار بالمحن سے رہائی لصیب ہوا دراستغفار بالمحن کی نجت
برآئے اور بحال ہو جائے کہ تمام افکار و ترددات اور ہموم دوساروں کی چلگڑی کا ذکر
اور اس کی محبت لے لے ہر فکر اس کی فکر میں دصل جائے اور ہر احساس خیال اس کے ذکر
فلک اور اس کی رضا و قرب کے حصول کی کوشش کیسا تھا تم آمیگ ہو جائے، مخلوق انس کے کیا
اڑے انس پیدا ہوا اور قبر کی دحشت میں جب کوئی اس کا ہمزا رنہ ہو گایہ انس اس کا نادی
بے زیر ہے اور کافی ہے مقدار حوصلہ اس کے افضل ترین دنوں یعنی آخری عشرہ کے ساتھ مخصوص
ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ملکہ ہیں۔
جو مکہ مسجد میں عکھڑا جو جمیعت خاتم، صفائی قلبِ ناکر سے نشانہ دش و دشمن کا ذریعہ
یعنی طاقت و عیادت کا بہترین پریسکون موقع ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کو عشرہ ادراخیر حجی رکھا ہے اور یہی امت کے حسین و حصالین کے لئے اس کو ست
قرار دیا ہے۔
اسکی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پرچمی شہزادہ و مرتضیٰ فرمائی اور مسلمانوں نے بھی ہر جگہ
اعلامہ رعد میں اس کی پامندی کی اچنا پچھا اس نے رمضان کے شعار اور سفتِ متواتر کی حیثیت اختیار کر لی
حضرت والکسرہ سے مردی ہے کہ منی کریم مسئلہ اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخر عشرہ میں برداشکان فرماتے تھے۔

بخاری مکار پ لائنکل اپ کے بعد اپ کی ازدواج نے اعتماد کا عمل قائم رکھا۔
حضرت الہ بھر ریڑھ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز صان میں دس دن اعتماد فرماتے
ہے جس سال اپ نے اتفاق فرمایا اس سال آپ نے میس دن اعتماد کیا۔
شب قدر ہے قرآن درج ہے میں شب قدر کی فضیلت بہت اہمیت کے ساتھ متعدد
جلد بیان کی جئی ہے اور فتح علیہ اور ناد بھی ہے۔
إِنَّ أَنْذِلَّ إِلَيْنَا مِنْ كَلَمَةِ رَبِّنَا مَا يَشَاءُ سچے ہم تائے (قرآن کو) شب قدر میں اٹا رائے
أَدَرَكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اور آپ کو خیرے اگر شب قدر کیا ہے، شب قدر سب تو

خَيْرٌ مِنْ الْفَتَحِ وَنَزَّلَ الْمُلْكَةَ
وَالرُّدُجَ فِي دِيَابِ ذِي رَبِيعٍ مِنْ هُنَيْرٍ
سَلَامٌ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شب قدر میں جو ایمان دعا صاحب کے ساتھ ہمایوں کے ساتھ ادا کرے گا اس کے بعد پانچ ماہ معااف کر دیتے جائیں گے۔

امن تعالیٰ نے اپنی رحمت و حکمت سے اس کو وضاحت کے آخیرہ ن عشرين میں پورٹ د کر لکھا ہے تاکہ مسلمان اس کی صحیح و مذکوری مدد کرے۔ ایک مرتبہ ربیعی ارشاد ہوا کہ زین رات بھج و رکھ اپنی شفیعی میں نے دیکھا کہ میں پانی درستی میں سمجھ دے کر بہولی اور بیرونی شب بھی اسی مسئلہ میں متابہ کرام کا اختلاف دراصل نہوت دجداً نہ معین ہے ۹

مولوی امیر الحق بحری آباد

مولوی امثیر الحق بحری آبادی

سرخہ قتل کے لگئے۔ اس سرک
پہلا روزہ تھا جب دنیا نے دیکھا
کی ایک آزمائشوں سے ثابت تھا
پورے اترے ہیں، انہوں نے مکار
کا معاز نہیں سر کیا، انہوں نے پہلے
ماہ تک روزہ رکھ کر پڑھت کر دی

۱۰ آگسٹ ۲۰۰۴ء

اللاف دنیا میں بیت المقدس کے نام
مشہور ہے۔ یہودی اس کو یہ شلم کہتے ہیں۔
میں USA EEUU کہا جاتا ہے۔ یہ فلسطین
کا حصہ و مقام ہے۔ فلسطین اور بیت المقدس
انسان سے بیت ایم ہیں۔ دراصل۔ مقام قدس
اوی مختلف انسانوں میں اسلام کا مرکز رہا ہے
ابو ہبیم مدیہ اسلام، حضرت یعقوب عدیہ اسلام
حضرت مدیہ اسلام وغیرہ متعدد پیغمبروں کے
ذیاروں کی وجہ سے جو اس امر سرداشت

کے سلطنتی مکملت برطانیہ یورپ دیلوں کی فلسطین
سا نا چاہئی تھی اور وہ کسی اس طبقے کو دہائیا تو
لے کے پھری اور دنی سعادت میں رخہ ادازد
حقیقت یورپ کے معلوم ہوتا ہے کہ
دھرم کامن۔ اس سے پہلے شریعت ملک کو عربی کے
لکڑا بنا اور ہمہ وہی کر کے اپنا طرفدار سما
لے تابت کر دیا کہ شریعت کے اور عربی کو عفر
کی بھا۔ برطانوی حکومت کے تائنسے جو
جستھے حکومت نے وہ مذہ صحن بورے نے کہ
کو اجاہنے اور یہودیوں کو آباد کیتے ہیں
ڈاٹھار کمی۔ برطانیہ فرانس سے
1866ء یوجہ گھنٹہ ۲۰۰۰ - وہ یہودی
بی جن کے سلطنتی بین الاقوامی نگرانی ہیں جو
جی لیکن ملک برطانوی سلطنت قائم کی گی۔ اپنی
کے سلطنت برطانیہ دھرم کا دیا اور یہودیوں
اویان کی حکومت قائم کر لے ہیں ہر طرح حد
بیشیتِ قوم چھنٹہ ۸ یوہ یعنی
آئی تو اس کی وغیرہ کے تحت فلسطین کو عرب
مردم کریں گی۔ اگر ہر طانوی انساب کیں تو کی
192۰ء کے ہیں ملی۔ لیکن برطانیہ نے بالغہ اعلان
عمل نہ آمد شروع کر دیا۔ اس کے علاوہ مسلمانوں
یوں ہیں تباہات شروع کرائیتے۔ مسلمانوں کے
باوجود یہودیوں کو بڑی تعداد میں فیض جائے
آباد کرنا شروع کر دیا۔ برطانیہ کو مسلمانوں کا
کی گواہ نہ ہوا۔ اجتماعی کے ازان میں عربیوں پر
شروع گرفتے۔ یہودیوں کی شکا پت پڑھ

کشہ میں دوبارہ اس پر تھنڈا کریں۔ مسلمانوں نے اپنے دو رکورڈ میں دبایا کے علاقوں میں مکمل تر سکھدی تغیریں اور علیماً یوں کے گرجاؤں کی حفاظت کی۔ اُس کے علاوہ دبایا کے ذمیتوں کے جان دبایا کوہ مذہبی طور پر کہہ دی۔ راجب تھی پھر امتداد زمانہ سے مسلمانوں کی قوت کمزور بھتی غصی اور سخنی طاقتوں نے بدھ چوہنگ رجایا اک چور نکم بیت المقدس یہودیوں کا مرکز رہ چکا ہے اس نے دبایا ان کی حکومت جوئی جلیئے۔ علام اقبال نے هرب کھلیم میں اسی دلائل سے مستثنیں لکھتے ہیں کہ ڈاکِ فاطمیین یہ یہودی ہا اگر حق ہے پائیں پر حق ہمین کیوں اہل عرب کا؟ مغربی طیقیں یہودی ہمماجن کی مرہونی مست ہیں۔ اگلے ہنولے متفق ہرگز فلسطین یہ یہودیوں کا ناجائز قبضہ کرنے میں مدد کی۔ درستہ میں بیت المقدس یہ نیز بست ہے۔ عرب علاقوں یہ یہودیوں کے ناجائز قبضہ میں مدد کی۔ فلسطین اور بیت المقدس یہ یہودیوں کی نابھرا اور قیام حکومت کے قیام سے عرب اور اسلامی صالک کو بہت صد سو پیسیا کیوں نک دے اپنے نیز اول سے فرم ہوئے اور یہودیوں کی ہندیب و تہن میسے روزگر بیٹھے گئے۔ اب وہ حیثیم براہ ہیں کہ دہ وقت کب آئے ہے کہ ٹھکر مردے از منیب بر دل آیہ دکارے کہنے یہودیوں اور ان کے قریبی ساکھیوں نے اطلاق اور انصاف کی وہ دعییاں اڑ لی ہیں جس کی مثل ہماری کو عالم میں ملنی ممکن ہے۔ اقوام مت دے مہشیر کی صفت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحُكْمُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
إِنَّا نَعْلَمُ مَا تَعْمَلُونَ

بچے فوج کو لیں گے۔ دوسری جگہ مضم کے دوسروں کا فوج کی تعداد سو ہزار ہو گئی تھی۔ یہ کیا ہاتھ پر کبر الہانی حکومت کا جواب پڑا۔ اسلو بیرونی فوج کو پہنچایا ہاتھا۔ اسی بڑی فوج کے لئے بھاری تعداد میں اسلو چوری کی جائے اور وہ بھی جگ کے درواز جید حصہ قوتی اتنا ماتحت رکھتے ہیں۔ یہ تائیکو ہے جب تک کہ حکومت کی نہ ہو۔ بیرونی آج بھی چوری کی ہو۔ اسلو اپنے کو پہنچاتے ہیں۔ کی ان ہی حکومتوں کے ہاں چونہیں تکن جس بودیوں کے قبضہ میں شر کیے ہیں۔ کہ صرف یہودی ہی چوریاں کر سکتے ہیں جیسے سب ٹھاکر گت ہے۔

تفصیل کشنا مقرر ہوا۔ کیش نے نہ ہے
ٹپیش کی اور اذام ملبوں پر رکھا۔
دیکھا عالم دفت نے کہا یہ ترقا مل دار ہے۔
وطن سے بر جانی حکمران یہ قویح رکھے
ہر ہلم کوئے آم و کاست برداشت کری۔
ہلم برداشت کرنے کے لئے تیار ہر جا جسی
حکومت پاہتی تھی کہ عرب ہنسی خوشی یہودیوں
دنے دینے کا آنکھ پہنچایاں کی، اثرت ہو جائے
اکثرت اقلیت ہن چائے تاگ درخت پسند۔
وزیر دستی ان کے دلن سے لکال دنیا ہائے
ماندہ عربوں کو غلامی کی رنجیدیں یہ حکمران
توں اور کارخانوں میں لکھا دبا جائے۔ بچے

امروز کو ایسا دن ہے جس کے بعد میں فرداں برے پیچے بڑھتے
کو لاقیم کرنے کی تحریر ۲۱ اگست ۱۹۴۷ء کو ہے
کہ امریکہ اور روس نے اس تحریر کی وجہ سے کی
جزلِ اصلیٰ نے بخوبی مستقر کر دیا۔ یہودیوں کی
آدم کا سلسہ پھر شروع ہو گی۔ یہودیوں نے بخوبی
حیثیت شروع کر دیئے۔ اور فضائل شروع ہوئے
۱۸ ماہی مارچ ۱۹۴۸ء کو اقوام متحدہ نے نسلیں کی تحریر
کو مخصوص کر دیا۔ یہودیوں کی دستت پر کارروائیاں
شروع کر دیں اور ۲۳ ماہی پریٰ کی صورت مرضی کر دیں۔
۳۰ ماہی کو عادی برقرار رکھ دیا۔ ۳۱ ماہی کو وہاں پر کی
کثر نسلیں حصہ لے کر چلا گی۔ یہودیوں نے خود کی
ایک رہباست کے قیام کا علاج کر دیا۔ سب سے پہلے
امریکے نے ایسے تسلیم کر دیں۔

بے۔ آیت
آسمان کی
ہیں۔ پس ہم
مردی کے
ضرور کے
تھے جس سے
ت عمر فاروق
کی بخا۔ فتح
رضی اللہ
پس پراحت
تک
کہ یہودیوں
کوں پر
دیا گیا۔
میں رہا پڑ
کے تھے میں
لے رہا ہو
کے تھے اجی دن اور رسانی میں مصائب
شائع ہونے شروع ہو گئے۔ یہودیوں پر یہ اثر ہوا کہ
ہمیں نے مختلف ملکوں سے ہجرت ہیاں ختم کر دیں اور
برطانیہ کے طرف نہ اج گئے اور ان میں انفاق ہو گی۔
ڈاکٹر دائرہ مان نے بے تحفیز اور ایجاد اور نئے
برطانیہ کی پہلی جنگ عظیم میں جنگی کوششیوں کے میں
میں قابل تقدیر مدد کی اور انہیں مکی قتل ہنسی کی وجہ
1917ء میں لندن میں میسرتی لا غریب ہوئی۔ یہ زیرین
لے برطانوی صدر مکرم کو ملکیتیں میں یہودیوں کا آبادگاری
اور حقوق کے مطابق پیش کئے جو میں 1917ء میں
تیکم کر لیے گئے۔ ۲۔ درستہ ۱۹۱۷ء کو حسین بالغور نے لیئے
 منتشر کا اعلان کیا۔ متن کا ہم حصہ درج ذیل ہے۔

His Majesty's Government
view with favour the
establishment in Palestine
of a national home for
the Jewish people and will
use their best endeavours
to facilitate the achievement
of this object, it being
clearly understood that
nothing shall be done to
hinder the civil and
religious rights of the
existing non-Jewish
communities in Palestine.

جنت کے بد لے اپنی زندگی اس کے ہاتھوں
فر دخت کر دی ہے، اگر آج بھی وقت پڑ جائے
تو ہم تمام نظریوں کو ٹھوکر مار کر اس کی راہ
پر نسل کھڑے ہوں گے۔

اہستہ آہستہ شام آرہی ہے اور
عید کا دن ختم ہوتا جا رہا ہے کل سے پھر وہی
کام کے دن ہوں گے، محنت و مشقت کے
دن ہوں گے، اور اسی طرح ہر روز صحیح و
شام کے بعد ایک روز یہ دن پھر آئے گا
اور اسی طرح دنیا کے تمام مسلمان اس دن
خوشی منائیں گے۔

ہت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
اور پھر اہنس... رمضان کے دنوں میں
اپنی کم علاقت کے باوجود انہوں نے دشمنوں
کے سلحشور سے جوانمردی کے ساتھ
 مقابلہ کیا اور اسے ایسی شکست دی جو رہتی
دنیا تک یادگار رہے گی۔

یہ تین بڑی آزمائیں ہیں کہ ان میں پہلا
اترے کے بعد مسلمانوں کو حق تھا کہ وہ شوال
کی پہلی تاریخ کو خوشی کا دن منائیں۔ شوال
کی پہلی تاریخ اس لئے مقرر ہوئی کہ رمضان
کے دنوں میں تو آدمی دن کے وقت کھا پی

نہیں سکتا اور کام و دہن کی تواضع کے
بینر لطف و تفریح مکمل نہیں ہوتی اس وجہ
سے رمضان کے تیس دن پورے ہونے کے بعد
پہلے ہی روز "عید" کا دن آ جاتا ہے تاکہ
سلامان اس دن خوشی مناسکیں، تو آج
مذینے میں وہی پہلی عید ہے، عورتیں اور مرد
چھوٹے اور بڑے ہر ایک اپنی اپنی حسب
استھانات اس تفریح میں حصہ لے رہے ہیں
لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس تفریح میں
نہ آج کے میلوں ایسی یغرنجیدہ ہماہی ہے،
اپر نہ آج کی سو شل تقریبات کی طرح غیرمند

کھاٹھی۔ آج یکے دن بھی اپنیں بالکل نہیں
چھوڑا کیا ہے بلکہ لطف و تفریح کے ساتھ
ہر قدم پر اپنیں یہ یاد دلانا ہے کہ دنیا تو
آخرت کی کھینچی ہے، جو کچھ بھایاں بیویوں کے
وہی دہائی کا ٹوٹ گئے۔ اپنیں یہ بتایا جا رہا
ہے کہ آج خوشی کے دن اتنے مددوں نہ جو بلبا
کر اپنے ان بھائیوں کو بھول جاؤ جو اپنی
محبوبیوں کی وجہ سے اس نقریب میں حصہ
نہ لے سکے وہ بھائیوں کی مردی سے آج
سال کے سال تو خوش ہو سکے۔

فطرہ نجع ہوا، لوگوں میں تقیم ہوا،

چھوٹے بڑے، عورت، مرد سب ایک جگہ
جسی ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان سب لوگوں کے ساتھ ارشتعال کی
بائگاہ میں سر کو جھکایا اور راس کا شکر یہ ادا
کیا کہ اس نے آج کے دن پس پہ مسٹر افر
خوش بخشی دو رکعت نماز ختم کرنے کے بعد
اپ نے اپنے صالحیوں کو اس دن کی فضیلت
بنالی، لوگوں کے دلوں میں اس کا پس منظ

ا جاگر ہوا، اپنی کپلیں تاریخ ان کی نظر و
کے سانے گھوم گئی، اس سے فارغ ہو کر
دہ بوجا پنے اپنے گرد़وں کو آئے، بچڑچڑ
پیلے ہو رہے ہیں لیکن ان میلوں عظیلوں اور

مولوی امتیر الحق بحری آبادی

دو ان ظاہری آنکھوں کو بند کر کے تھوڑے
آنکھوں کو کھولے اور آج تیرہ سو بر سو
دیکھئے ۔ یہ مدینہ منورہ ہے، اسلامی
دست کا پہلا دارالسلطنت، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی آخری خواب مگاہ۔ آج یہاں چل پہل
رونق ہے، جوش و خروش بے جو ہنگامہ
اس وقت مدینہ بھوں کی چیلوں جوانوں
نفر بھوں اور گھر صونگل سنجیدگی آئی نفر بھوں
ما جگاہ ہے۔

آپ نے سمجھا کہ یہ خوشی کا سمندر یہاں
کے دیکھ لی تھی یہ عید احتیض ۱۳ بر سو کی مشقتوں کے

یہ کیوں مار رہا ہے، لطف و تفریج کے دریا
کیوں چہ رہے ہیں — آج دنہ سی ہی
عمر نالیٰ جا رہی ہے، بلکہ یوں کہے کہ عالم
ان کی پہلی عیرکا جلوہ یہاں کی سرز میں
لگوں نے دیکھا ہے۔

اللہ اللہ! آج مسلمانوں کی خوشی کا کیا
کام، یہ رہ برس ملک کے چھوٹے بڑے ظلم
نے خندہ پیشانی بے برداشت کے، اپنی
سترنے، عورتوں کے پتھر کھائے، چھوٹوں سے
مکح دھدیں آئی اور گروں سے تہذید۔
پہلا، سب چھوٹے لیکن انہوں نے اثر سے

پیارشہ استوار کیا تھا اس پر ہمیشہ ثابت قدم
کے اور پربیتیاں ہوں اور مصیتوں میں لگھ کر اچھے
کر دیکھنے کے بجائے اللہ ہی کی رسی کو مضبوطی
پکڑ لے دیجئے سچ ہے کہ انہیں کو آج تفریغ
ق حاصل ہے، جنہوں نے اللہ کے اور اس
رسول کے حکم پر اپنا تن من دھن قربان کر دیا۔
یہ صاحب جو خوش خوش جا رہے ہیں انہیں
نے پہچانا ہوا ہے یہ بلال جمشیڈ ہیں۔ سچ
کے لئے گا، آج کے دن جب یہ اپنی بچپنی مصیتوں
کا دکر تے ہوں گے تو ان کا سر سجدہ اشکر کے
بچک نہ جاتا یہ مولا اور کیا یہ اپنے ان دونوں

جوں لئے ہوں کے جب مک کے لوگ اپنی بگرم
ارون پر ٹھکر کر پھر کی جا رہی جا رہی سلیں
کے بیٹے پر دکھ دیتے تھے اور اس وقت
سے ملابہ کرتے تھے کہ اشٹ کے ساتھ شرپ
دیکھن اس آزمائش میں بھی ان کے منہوں سے
ن "احمد احمد" بی نکلا اُنے تو آج
دن خوشی کا دن ہے لطف تفریح کا دن ہے
کے خوشی کا کیا عالم ہو گا۔

شاہ بیت چھوٹی اور فرد تر ہے میکن یوں
کے ڈکر جس طرح ایک خالب علم سال بھر منت
نمایہ، دن درات تعلیم میں لٹکا رہتا ہے اور
سچے بجدب تنجیج میں وہ اپنے کام بنا دیکھتا

تامانہ، فرقہ صفاہ و خاصہ اور خالہ
قماں کے بعد پہر دیا جو حکمت نہ فخر کرے
دنیوں کے بعد باغِ مرست عربی پر اپنے کمی کے
اقامِ حضرت کے منتشر کرد ہیں اور اس کے معاون
کے علوقون اور اخچوں پر ترقی کا اور اس کو فراز کر
پڑے۔ ملک کے برادر و خاتون طلاق اس کا سرور ہے
ادم، رون کا پسر خاتون و رازی ہی کی جانب
کامِ اصل ہے خوفِ انسان کی نظری ہے جو کہ
بینے کے۔

ایک میانِ صنعت سائی پوری نے جو فلسطین

کے واقعہ کا ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے
حکومت کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
اور وہ خدا غافل کی تھا۔ اسی ملکہ کے بعد بے اعتمادی اور

یہ ملکہ اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

تھے جو اپنے خارجے کے بعد بے اعتمادی اور
تو ملکہ کے دل ملکہ کا قرار دادیں پر ملکہ اپنے خارجے

ہندوستان میں

عربی زبان و ادب کے میدان میں

ندوۃ العُلماء کا فتح کردار

ترجمہ احمد بن محمد صدیق الحسن لندنی

ہندوستان کا مقام علم و فنون کی تاریخ میں:

ذمہ داران ندوۃ العلماء نے سب سے پہلے یہ جو امت مندہ اقتدار کی کوئی تحریک کی کے
جدید نصانیلی اور لا ڈرامی عمل تیار کی جس میں عربی زبان کو علی متناسیں کے دروس و تدریس میں
اس کا جگہ دیا گیا اور دریافت و تحریر، مبتدی اور ترقیاتی میں نہیں کیا تھا کہ حصار سے نکال کر اور
ذمہ دار کے میدان کو دیکھ لیا گیا اور سمجھ و مفہوم عبارت کے بجائے شستہ دسان اور دروان
تحریر کی طرح قابل ہے۔

ہندوستان میں ادب عربی کا پھیلاؤ جمان:

ذمہ داران ندوۃ العلماء نے سب سے پہلے یہ جو امت مندہ اقتدار کی کوئی تحریک کی کے
اس کی تحریر اور لا ڈرامی عمل تیار کی جس میں عربی زبان کو علی متناسیں کے دروس و تدریس میں
ذمہ دار کے میدان کو دیکھ لیا گیا اور سمجھ و مفہوم عبارت کے بجائے شستہ دسان اور دروان
تحریر کی طرح قابل ہے۔

ہندوستان مسلمانوں کا عربی زبان سے ربط:

پڑھ کر اس ملک کے ادب عربی کا پھیلاؤ اور اس کی اقتداری تحریک قائم کیا یہ ادبی اور
علی ملکوں میں اس کی دعوم ہے جو ہر عربی جس نے صراحتاً اسلامی کے ذمہ دار ان قیمت و تربیت کو
اس موضع پر سوسنچے اور ندوۃ العلماء کے اس نئے تحریر سے فاعلہ انجام دیا۔

ندوۃ العلماء کے ذمہ داروں اور اس کے افراد نہیں نے بین ملکوں کی معاشرت کے باوجود

عزم فکر کے ساتھ علم و تعلیم کے انتظامیں اور اس کے افراد نہیں نے بین ملکوں کی معاشرت کے باوجود

ندوۃ العلماء کے اس ناظم اسلامی کے عہد الحجی سعی و موتی میں ملکی عربی زبان میں بیش کیا۔

علمی زندگی کی ایجاد نہیں کیا تھی اسی سے اسی کی ایجاد کی ایجاد میں بیسیں کیا۔

بڑا ملک زبان بولنے والے اور اس کے ایجاد میں بیسیں کیا۔

مروں کی ایجاد اور اس کی ایجاد میں بیسیں کیا۔

ذمہ دار اور ایجاد میں بیسیں کیا۔

ذمہ دار اور ایجاد میں بیسیں کیا۔

ذمہ دار اور ایجاد میں بیسیں کیا۔

ذمہ دار ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ذمہ دار ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں اسی میں ایجاد میں بیسیں کیا۔

ہر سیم ملک و ایک بیرونی ملکہ میں ا

مولانا اسیاق حلیس مدوی

مولانا محمد عبدالصیح مذوی

ہریانہ کا سفر مرکز کا سفر جا جس میں
قہ، ان کے رار، دہ سلسہ، طائفت، جو بڑے
بیس قیم ہے۔ وہ بچپن اور جوانی کا بڑا حصہ
بیس گزارہ ہے۔ ابتدائی تبلیغ و اصل کی، چال
ڈھان دفعہ تقطیع۔ بر پا پیچے مدد ہوتے
تھے اب کچھ بھی مبارکہ علاقہ کی غایبی
کو پہنچانے والے عالم اور دنہارے اور ان پر دفعہ
پاش کرنا یہ کام بھی انہوں نے اپنی بیگنگ
پی کر رکھا۔

کی علاالت و انتقال کا حادثہ اس تدریز
اچانک چیز آیا تھا کہ سعد و دارالعلوم کے
مقام طبیدہ اسلام کے افزادہ خدمت ٹینا ہوا
کامن اور کرنے سے محروم رہے تھے مولوی
اسکان خان کی مددت کے درمان وہ اپنے
مرستہ کمال بیان چاہتے تھے پھر درود اور اس
ٹکر مند بے چین قلب دیبان سے ان کی
حصت کے لیے دعا کو فتحا، ڈاکٹرنے کا خون
چاہیے طبیہ اور ایاث کے پرس کے پس
یہ یہکل کا بچھون دینے کے لیے پنج ٹھیک
بیرونیں ملاؤخون کی تلاشیں آؤتیں پہنچ
بھجوائیں، ڈاکٹرنے کا کہ ایک دو ضلع
گورنھور کے نلانہ کاروں میں نلانہ ڈاکٹر
پاس موجود ہے وہ اکمل جائے تو پہنچ
کا تاریخ پیش کرنا تھی، اس ہفت خون کو
مرلوی اسماق خاصاً صاحب نے سرکیا، ہر فن
کے علمیہ ملودہ انہوں نے چارٹ تیار کرائے
اور میسر کارہارا دیں سے، یا ہر ہو کر آئے۔
دعویٰ کام کے مدد میں ان کو بڑی
ہرودت مختلف زبانوں سے رائیت کروں
کے علمیہ ملودہ انہوں نے چارٹ تیار کرائے
جو قیمتی ملواتی پر مشتمل تھے جن مکر رسائلی
اعظم کنوبوں کی در حقیقتی کاروں میں اچھا
وقت ہر کے تھے موتو پڑنے پر جس سے
ذکر دیکر کی حالت میں «اجملی یہم رسالت»
ہنسی، جیت ہر کا پانچے دوسرا مٹاگل کے
ساقی اس کام کے لیے ان کو دوست بھائی
ویڈی ادارے بالعموم کارکن اکثر کی
نے پکر زیادہ عمر پہنچ پائی۔

تلت کے شاکر رہتے ہیں، نہ زندہ بھی اس سے
مستثنیٰ نہیں ایک بار بھیں بار بار بیہاد
ان ہی سے بن آیا کہ نشانہ نہ رہے کی مختلف
عادم و فتن پر جو کہیں مرتب ہر کشا نے
سائنس اپنکے لیے سلسلہ میں کام بھی
کوچہ بارے تحفہ الرجال سے کا شکر رہتے ہیں
وہ بھی خیلی کی کہ اسے اور اولاد
کا اضافہ ہوتا ہے گا۔ یہ چارٹ آج بھی موقوف
کارکرستے اپنے مختلف سلاطینیہ پر رہتے
کارکرستے کو کم دیشیز اسے کا ہر
کارکرستے کو ہنریہ ٹھیٹا دیتے کی نہیں
کی کیا دوستی دیتا ہے یا ساقی
پاہوڑ کو کہ کہ نہیں ٹھیٹا دیتے کی نہیں
ان کی بیانیہ دیتے رہیں گے۔

اوپر میں نے عرض کیا کہ کرنا ایک کے
سفر سے مولوی اسماق خاصاً صاحب نے اسے
آئے خالہ سکارمن جو زبردست ہر کھا قاددا در
پر سرکار سلسلہ بھی جاری تھا لیکن اس ساقی
ساقی ان کے تمثیلات بھی جاری تھے، کہ تھا
تیری جات اور پیام انسانیت کے کاموں
کی مددت اور پیام کام؟

پکے ایسی بھروسہ
مولوی اسماق خاصاً صاحب کی بھی تھی ایک ایسی
ایک لاپرین اصلیاً بھلکا چاہدا در
مولوی ایک جدید تشریف لے جائے کے
دوسرے ہی دن در دکان حملہ ہوا جو بلاہی
ہوشکانہ اس کو بیٹھ اور جو لے کاوارے
سے آپ کو ستر کر جرت ہو گی کہ نہیں اعلیٰ
کے ۴۵ سال اجداں کا جب موقع آیا تو ایسا
کی عمارت کے سامنے ایک چارہ بوری کی
غیر می دعوت کا آناز کیا، پہنچا پس
غیر می دعویٰ کا مخصوصہ بنا، بھی چڑھی دیوار کم دیش

اہل معاشرہ! تھیس میر اسلام عید

مفتون کوٹی کوٹہ (ماہستان)

اوچا ہمال ہی کی طرح ہے مقام عید
تابانی ہمال سے روشن ہوا افق
اہل معاشرہ! تھیس میر اسلام عید
پہنچایا ماہ نوئے پیام طرب ہمیں
مشل ہمال چرخ پتا بان ہے ہر خیال
ہے چرخ پر ہمال، زمیں پر مسٹر تھیں
دل کو خمیدہ خوئی مہ نو کو بھاگئی
لام ہمال ہی سے منور ہے نام عید
رہئے جو عجر سے تو چسکے جہان میں
سر جھک گئے میں پیش خداوند وال جلال
شکر خدا ہے لذت کام و دین کے ساتھ
دنیا و دیں ملے ہیں گلے یوں بنام عید
اپنے پرانے سب ہیں شرکی طعن عید
کیا اہتمام عید ہے کیا اہتمام عید
وہ روزہ آج ہو گیا کن حرام عید
حاضر ہیں بہر شکر خواص و عوام عید
در اصل ہے عبادت حق، الزام عید
ہر دم ہے پاسداری آین مسند ہی
اس دور ہا و ہو میں ہے مفتون کی یہ دعا
خلوق کو نصیب ہو عیش دوام عید

صدرات ایم اور سی تقاریر و مقالات کے ملادہ ندوہ اسلامی
مختصر تاریخ اور اس کے متصدیوں کو روشنی دیتی ہے۔ نیز رحموں کی حکمت
حال کا حافظہ اور استقبل کا خاک کہ مولانا احمد عاصمی کے
قلم سے تفصیل طریقہ میں کیا گا۔

پوری کتاب دارالعلوم کی خصوصت عمارتوں کی تصوراتیز در دن
ایلوں نے ایک جو دھریب منتظر ہے بھی مرنی ہے۔

۵۰ خوبصورت ریگن ڈست کو ۵۰ دیہ زب گت اپ
خوات: ۳۰ صفحات (علاءہ تصاویر) یافت، بحد صرف ۲۰ ریپے
مکتبہ دارالعلوم ندوہ اسلامیہ دوست بکس: ۱۰ تک

رُوْدَادِ پَسْمَنْ

(نہادہ العلامہ کے ۵۰ سالہ ہٹنی تعلیم کی مفصل رُوْدَادِ پَسْمَنْ)
مُوْتَبَہ۔ مولانا محمد احمد ندوی

مدیر المحدث الاسلامی (دارالعلوم ندوہ اسلامیہ، لکھنؤ)

۵۰ ایک دستاویز۔ ۵۰ ایک کہانی۔ ۵۰ ایک پیغام

مروہ العلامہ کے ۵۰ سالہ ہٹنی تعلیم کی مفصل رُوْدَادِ پَسْمَنْ)

پورت، جس کا کچھ کشہت سے اختلاف تھا۔ نظر عام پر آجئی ہے۔

کے ایسا پر رُوْدَادِ پَسْمَنْ کی ہے، اس سی شیخ الازم کے تطبی

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

دارالعلوم سے رابطہ نامہ اور

غیر گرامی مولوی محمد میاں ہر جو

دُوْرَتْ:

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

دارالعلوم سے رابطہ نامہ اور

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

دارالعلوم سے رابطہ نامہ اور

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

دارالعلوم سے رابطہ نامہ اور

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

دارالعلوم سے رابطہ نامہ اور

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

دارالعلوم سے رابطہ نامہ اور

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

جِنْ طَبَابَر کَانَ اسْ پَرْ ۷۰۰ مِنْ ثَالِثَتِي

ہوئے ہیں وہ نامکار میں قیمتیات کے درجہ

دارالعلوم سے رابطہ نامہ اور

غیر گرامی مولوی محمد میاں ہر جو

دوست بکس: ۱۰ تک

مسائل

زکوٰۃ و عید الفطر

وَلَا يُحِبُّنَّ إِلَيْهِنَّ يَجْنَبُونَ بِمَا لَا يَكْرَهُ اللَّهُ مِنْ
فَضْلِهِ هُوَ خَيْرُ الْفَضْلَاتِ هُوَ شَرُّ الْفَضْلَاتِ
سَيِّطُوا قُوَّتَ مَا تَفَقَّلُوا إِلَيْهِ يَوْمُ الْعِتْلَةِ فَ
لِذِلِّيْلَاتِ الشَّلْوَاتِ دَالِكَرَضِ دَالِلَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ خَيْرِيْلَاتِ (دِيْلَ عَرَانَ)

اور نہ خیال کریں وہ لوگ جو حکیم کرتے ہیں اس پر یہیں جو اشتبہ امور پر
فضل سے غایبت کی ہے کہیں جل ائمہ حق میں بہتر ہے بلکہ یہ بہت بجاے اگلے
حق میں طوق بننا کرڑا لاجائے گا ان کے لگے میں وہ مال بسیں جل کیا گی اخفا
قیامت کے دن اور جو حکم کرنے ہو اندھا اس سے واقعہ دا گا ہے

زکوٰۃ نکوٰۃ مال کے اس خاص بھی کو کہتے ہیں جو اندھے تعالیٰ کے حکم کے
دینا فرض ہے اور اس کا عذر کافر ہے۔ نہیں والا فاسق اور ادا ایسی
میں ناخیر کرنے والا انجمنگار اور عدم دو مشہاد قبے

زکوٰۃ مال کے اس طبق پر فرض ہے اور صاحب نصاب ہر ۵۰ آزاد
پالیخ، عاقل مسلم ہے جس کے پاس ۲۵۰ گرام چاندی یا ۳۵۰ گرام چاندی یا
۷۰ گرام ۸۰ سیٹی گرام سونا ہو یا دونوں مل کر کسی ایک نصاب کے برابر
ہوں یا ان میں سے کسی ایک کے برابر مال تجارت حاجت اصلیہ سے
زیادہ اور فرض سے بجا ہوا موجود ہو اور اس ال پر پورا ایک سال گذر
بھی جکھا ہو

۱۔ اگر کوئی آزاد ہیں خلام ہے، باں نہیں نابانی ہے عاقل نہیں
پاگل و مجنوں ہے یا مسلمان نہیں کا فروشنر ہے یا صاحب نصاب
نہیں فیہر و مخافج ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ یا کوئی صاحب
نصاب تو ہے مگر اس کے مال پر پورا سال نہیں گزرا کر مال کسی طرح

سے ضائع ہو گیا یا خافت ہو گیا یا اتنا خپت ہو گیا کہ بقدر نصاب نہیں
ہے تو اس پر کبھی زکوٰۃ واجب نہیں
۲۔ اسی طرح کوئی شخص مال دار ہے مگر فرض دار ہے تو قم فرض
خواہ اس وقت ادا کی جائے یا ان کی جائے ملا اگر وہ چاندی یا سونے کے نصاب
اگر بقدر نصاب مال رہتا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوئی جس پر چالیسوں
حدیقی ۵۰ گرام چاندی زکوٰۃ یہیں دیتا ہوئی
۳۔ کوئے سونے یا لکھوٹ چاندی میں اگر کھوت وائی شے میں
سونا یا چاندی زائد ہے تو کل سونا یا چاندی قرار دے کر زکوٰۃ ادا
کی جائے گی۔

سال سے مراد فرمی سال ہے۔ دریاں سال میں مال کم
ہو گیا مگر سال ختم ہوئے سے پہلے اٹھنے دے دیا تو زکوٰۃ فرض ہے
— اسی طرح اگر دریاں سال میں مال زیادہ ہو گیا تو اس پر پری
پوری زکوٰۃ دینا مہوی

فرض سے مراد بندوں کا قرض بھی ہے اور
اٹھنے کا قرض بھی مثلاً کسی پر بچھلے سال کی زکوٰۃ باقی ہے تو وہ اندھر
کے قرض میں شمار ہو گا۔ کوئی مال کھو گیا یا چوری ہو گیا یا گرگی
یاد فر کرکے بھول گیا قرض دار سے ملنے کی امد نہیں، تو اس

پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں

سونا چاندی میں سونے چاندی کے زیورا برت
گوٹا، پٹھ، پچھاڑا روپیہ میہر، اشوفنی، نوٹ سب شامل

ہیں چاہے یہ جیز بیں رکھی ہوں یا کام آتی ہوں
مال بجارت، بڑھنے والے مال کو کہتے ہیں یعنی اگر
وہ مال کسی تجارت میں لگا دیا جائے تو اس بھر میں کچھ فائدہ
پورے ہے جیسے غل، کران، بساط خاد، چمپا، بانس ملی، کھاپیں
شکر، گز، یا لکھی و خڑی کی تجارت، مگر اس میں شرط یہ ہے کہ تجارت
کی قیمت سے مل پڑیا گیا ہو۔ اگر کسی مفرد سے خریدا اور بعد
یہیں پیچے کا ارادہ کیا تو زکوٰۃ واجب نہیں

سونے چاندی اور مال تجارت میں زکوٰۃ کا چالیسوں
بڑھنے چاہے۔ مثلاً کسی کے پاس سو گرام سونا ہے تو اس
حصہ واجب ہے۔ سو گرام کی قیمت اسی کے پاس دو گلو^۱
بڑھنے گرام سونا، زکوٰۃ بیس واجب ہے یا کسی کے پاس دو گلو^۲
سو گرام چاندی ہے تو اس پر ۵۰ گرام چاندی، زکوٰۃ بیس واجب ہے
سو نے کی زکوٰۃ سونے سے اور چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے ادا
کرنا چاہیے

حخاری مال کی زکوٰۃ اس طرح دی جائے گی کہ اس
کی قیمت سونے یا چاندی سے لگاؤ پھر چاندی یا سونے کا
نصاب قائم کر کے اس کے حساب سے ادا کرو

۱۔ کسی کے پاس کچھ سونا اور کچھ چاندی ہے اور اکاں
دو توں میں کوئی بھی بقدر نصاب نہیں ہے تو سونے کی قیمت کو چاندی
سے یا چاندی کی قیمت کو سونے سے ملا اگر وہ چاندی یا سونے کے نصاب
میں سے کسی ایک کے برابر ہوئے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے، اگر
سونا زیادہ ہے تو چاندی کی زکوٰۃ سے زکوٰۃ ادا کرے خلا کسی

کے پاس ۳۰ گرام سونا اور ۴۰ گرام چاندی ہے اور سونے کا بھادڑ
دو سورہ پے فی ۱۰ گرام ہے اور چاندی ۵ روپیے کی ۱۰ گرام ہے

تو ۴۰ گرام سونے کی قیمت آٹھ سو گرام چاندی کے برابر ہوئی دو سو
گرام چاندی اور طالی ایک ہزار گرام چاندی ہوئی جس پر چالیسوں
حدیقی ۵۰ گرام چاندی زکوٰۃ یہیں دیتا ہوئی

۲۔ کوئے سونے یا لکھوٹ چاندی میں اگر کھوت والی شے میں
کچھ کم نہیں ہے تو کل سونا یا چاندی قرار دے کر زکوٰۃ ادا
کی جائے گی۔

۳۔ بقدر نصاب مال کا مالک سال گذرنے پر کل زکوٰۃ ادا
کرے یا سال گزرنے سے پہلے بھی جزویاں ادا کر سکتے ہیں، اگر جب
سے زیادہ زکوٰۃ دیدی گئی تو اس نہیں سال محسوب کی جاستے ہے
پیشہ ورتوں کے اوزار ایں علم کی کتابیں یہ سب سامان اگر بغارہ
کے لئے نہیں ہے تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں

رمضان المبارک میں

روزہ داروں کے لیے
طاقت و قوانین کا ذریعہ

سندکارا

بیتہ

سندکارا کوئی کوئی کوئی

کوئی کوئی کوئی کوئی

نکات

لیجھئے یر مبارک بہن بھاہم سے رخت
نے والا ہے، دو جاردن جو باقی ہیں اب
یہ کوئی نہ سکے بلکہ حق تو یہ ہے کہ فحیب
یہیں کے نئے ہی دن سب دونوں لاپنوریں
... یہ تو ان مبارک راتوں والے دن ہیں،
یہ شب قدر جیسی دوست بلکہ ساری روشنیں
یہ مل سکتی ہے۔

ایسے وقت ہم سب کو بہت ہوشیار اور متوجہ رہنا
چاہئے۔
ٹائید کر نگاہ ہے کند آنکاہ نباشی
کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری یہ ناقدری خفیت اور
سمسن اس کو جری لگئے اور یعنی کے دینے
و چاہئے۔

رزوہ دکھو کر، اور عجائبات، صدق و حیرات
عزم ہوں اور میسوروں کی غلگاری کرنے
حرب افعام بننے... کا وقت آئے اور
مزدوری ملنے لگا اس وقت می خواب
شیخ ہوں اور عید کا چاند دیکھو کر آدمی
رات تک خوب اڑی کریں اور پھر حل کر اس
سوئیں کے بھج کی نماز بھی خطرہ میں پڑ جائے۔
نوں کی ایک بہت بڑی تعداد عید کا چاند
اس طرح فارغ ہو جاتی ہے کہ جسے سر
ہوا تر گیا ہو، اس کی مثال ایسی ہے جیسے
دن بھر کوئی بوجھ اٹھائے اور سارا دن
وہ بھروسہ اپنا کے ساتھ گز جائے، اور جب
اکھڑ دوری ملنے کا وقت آئے تو اتنا

بھی اس کو گواہا نہ ہو کر آتا اجرت کا انکر
با خوبی مکدرے، ابن رحیم و کریم سے ایم
ہے کہ ہماری سے د توفی کے باوجود تو کھلپائے
لرم سے وہ ہم کو محروم نہ فرمائے کاہلین
جسکی کی بات ہے کہ پسند صرف ہم پوری
لیں اور عیند کی رات کو جیکو لیلۃ الْحِجَّۃ
لهم کی رات بھی کہا گیا ہے، اس طرح مختلف
ن زیست کی خزینداری میں گزار دیں کوئی
پوشش نہ ہے اور اس کے بعد سے اپنے کمیر
ری، ہر احساس اور ہر طلب اور ہر جذبہ سے
ردار سمجھو لیں۔

اس سے زیادہ نظر طہ و نظر عکر کی بات
(اس کے بعد رمضان کے دوسرے خضاں کا رسان

آخر میں ایک حدیث پیش گی جاتی ہے،
ایم ہے کہ اس کے پڑھنے سے ہمارے اندر
یہ احساسات پیدا ہوں گے اور ہم کو محسر ہو گیا
کہ یہ رات کتنی قیمتی ہے اور یہ "شبِ ایم" در حقیقت
"شبِ ایم" ہے، جس سے انشاء اللہ ہماری
ذندگی سنوار سکتی ہے اور قسم بدل سکتی ہے۔
ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہیئے
سننا کہ جنت کو رمضان شریف کے لئے خوشبوتو
کی دعویٰ دی جاتی ہے اور شروع سال سے
آخر سال تک رمضان کی خاطر آرامت کی جاتا ہے،
(اس کے بعد رمضان کے دوسرے خضاں کا رسان

ک اکثر عید ک تیاری کے لئے کہ یا آخری عزرا
صرف ہو جاتا ہے اور آخری چند روز
وہ اس کی تدریج ہو جاتے ہیں اور اس کے
پرلی رات جس طرح شستی ہے اور عید کی
بیس طرح ہوتی ہے اور دن جس طرح لگتا
ہے کل غفلت اور سے حسی کا حال سے کھلدا

میری یقیناً خوشی و مترت کا اور کمانے پنے
اپنے کپڑے پہنے کا دن ہے اور اس جاہز
ری قابلِ اعتماد فطری حق سے کوئی
ہمیں کر سکتا لیکن یہ بات صحیح جذب اور
کس اور حسن نیت کے ساتھ ہونی چاہیے
یہ کی دوسری مشنوں کے ساتھ یہ خیال
کہ وقت مرتباً چاہیے کہ ریس اور رعنی
وہ اصل خواہ اتفاق اور اجرت ہے اور

الْعَلَمُ ندوة اُمّلار کے اردو اخبار "لَهِمَّا زَيَّ" کا مطابع
بھئے اور اس کی تو پیغ اشاعت میں حصہ لے چکے۔

براءہ کرم جواب طلب امور کے لئے جوابی خط ارسال کریں
نحو اور خریداری بنسپر ضرور تحریک کریں۔ (مینجر)

درجہ ششم محمد		درجہ ششم (الف) محمد		درجہ پنجم (الف) محمد		درجہ پنجم (ب) محمد		درجہ سوم (الف) محمد	
کامیاب دوم	محمد عثمان	کامیاب اول	محمد عین	کامیاب اول	محمد عین	کامیاب اول	محمد عین	کامیاب اول	محمد عین
سیف اللہ	منہاج احمد	میں احمد	احمد میاں	محمد آفٹ	محمد ناظم	زراں ایں	احمد حسین	محمد ایوب	محمد جعہہ
سوم	غموشہ عالم	شناہ اشٹر	شناہ اشٹر	محمد عامل	محمد عامل	ذراں ایں	عبداللہ صدیقی	محمد فائز احمد	محمد زیاد نعیان
ترقی	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	احمد حسین	محمد خالد نبیر	عبداللہ عاصم	محمد فضیل عاصم
"	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	اعتمام الرحمن	محمد صیغیر	محمد فائز احمد	آفاق منظر
"	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	کرامت حسین	محمد عین	ارشاد علی
"	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عین	محمد عین	معراج احسان
"	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عاصم	محمد عین	محمد عین	محمد وحید لاری
درجہ چہارم (ب)		درجہ پنجم (ب)		درجہ پنجم (الف) محمد		درجہ پنجم (ب) محمد		درجہ سوم (الف) محمد	
کامیاب اول	محمد اختر	کامیاب اول	محمد فاسیم	کامیاب اول	محمد اختر	کامیاب اول	محمد اختر	کامیاب اول	محمد اختر
دوم	شباب الدین	دوم	محمد ذرا النورین	شباب الدین	محمد ذرا النورین	دوم	جید اللہ صدیقی	شباب الدین	شبیع الرحمن
"	اصغر عزیز	ترقی	ناذر قاروی	اصغر عزیز	ناذر قاروی	"	عبدالملک	عبدالملک	محمد کمال فریدی
"	محمد خلیل	ترقی	حافظہ ذرا حسن	محمد خلیل	حافظہ ذرا حسن	"	بنشار عالم	بنشار عالم	شیفع احمد
"	بدرا الحسین	"	ضبا الرحمن	بدرا الحسین	ضبا الرحمن	"	انتساب الرحمن	انتساب الرحمن	حسیب احمد خاں
"	عبداللہ عاصم	"	خلیل احمد	عبداللہ عاصم	خلیل احمد	"	محمد عزیز حسن	محمد عزیز حسن	محبوب احمد
"	طارق شفیق	"	خلیل الشربت	طارق شفیق	خلیل الشربت	"	اصلاح الدین	اصلاح الدین	محمد انکشافت خاں
"	محمد سہیل	"	پس محززہ فردوسی	محمد سہیل	پس محززہ فردوسی	"	جمال الدین	جمال الدین	محمد مطیع الرحمن
"	شباب عالم	"	محمد ذرا فاروقی	شباب عالم	محمد ذرا فاروقی	"	عبداللطیف	عبداللطیف	آنتاب عالم
سوم	عبدالحیم	محفوظ	حافظ الدین	عبدالحیم	حافظ الدین	"	محمد عرفان	محمد عرفان	محمد فاسم
"	محمد ایاس	"	محفوظ	شباب عالم	محفوظ	"	"	"	نجیب اشرفت
ترقی	ارشاد علی خاں	"	محفوظ	ارشاد علی خاں	محفوظ	"	"	"	عبدالمناف
"	عنایت اللہ خاں	"	محمد ارشد	عنایت اللہ خاں	محمد ارشد	"	محمد خضر العبدی	محمد خضر العبدی	درجہ پنجم محمد
"	جادید اختر صدیقی	"	سید محمد حسیب	جادید اختر صدیقی	سید محمد حسیب	"	محمد اکرم	محمد اکرم	محمد نذرالمبین
"	شمس الدین	دوم	محمد بنشار عالم	شمس الدین	محمد بنشار عالم	"	سید فیاض احمد	سید فیاض احمد	محمد دیسم
"	عبدالعزیز	"	لفیس بیگ	عبدالعزیز	لفیس بیگ	"	ملک محمد شریب	ملک محمد شریب	زارا احمد
"	اشتاق احمد	"	انعام الرحمن	اشتاق احمد	انعام الرحمن	"	مستینر احمد	مستینر احمد	عبدالجلیم
"	شاہ آصف جلالی	ترقی	محمد اکرم	شاہ آصف جلالی	محمد اکرم	"	محمد جیب حسن	محمد جیب حسن	یزیر خشائی
درجہ سوم (الف)		درجہ پنجم (ب)		درجہ پنجم (الف) محمد		درجہ پنجم (ب) محمد		درجہ سوم (الف) محمد	
کامیاب اول	محمد شکین صدیقی	کامیاب اول	محمد اسلام	کامیاب اول	محمد علی سیروانی	کامیاب اول	محمد اکرم	کامیاب اول	کامیاب اول
"	مشیر احمد	"	محمد احمد	"	محمد احمد	"	محمد اکرم	"	محمد اکرم
"	صیفراحمد صدیقی	"	محمد احمد	"	محمد احمد	"	سید فیاض احمد	"	سید فیاض احمد
"	محمد فیض صدیقی	"	ارشاد احمد	"	ارشاد احمد	"	ملک محمد شریب	"	ملک محمد شریب
"	محمد برائیت اللہ خاں	"	محمد فاسیم	"	محمد فاسیم	"	مستینر احمد	"	مستینر احمد
"	عبدالقتدر	"	منصور علی	"	منصور علی	"	محمد اکرم	"	محمد اکرم
"	شکیل احمد	"	انس احمد	"	انس احمد	"	محمد اکرم	"	محمد اکرم
"	عبد الرحمن	"	محمد فاسیم	"	محمد فاسیم	"	محمد اکرم	"	محمد اکرم
"	محمد عاصم	"	محفوظ	"	محفوظ	"	محمد اکرم	"	محمد اکرم
"	محمد مقصود	"	محمد عاصم	"	محمد عاصم	"	محمد اکرم	"	محمد اکرم
درجہ چہارم (الف)		درجہ پنجم (الف) محمد		درجہ پنجم (ب) محمد		درجہ سوم (الف) محمد		درجہ سوم (الف) محمد	
محمد سلیمان	کامیاب دوم	کامیاب دوم	محمد سلیمان	محمد سلیمان	محمد سلیمان	محمد فرمان	محمد فرمان	محمد فرمان	محمد فرمان

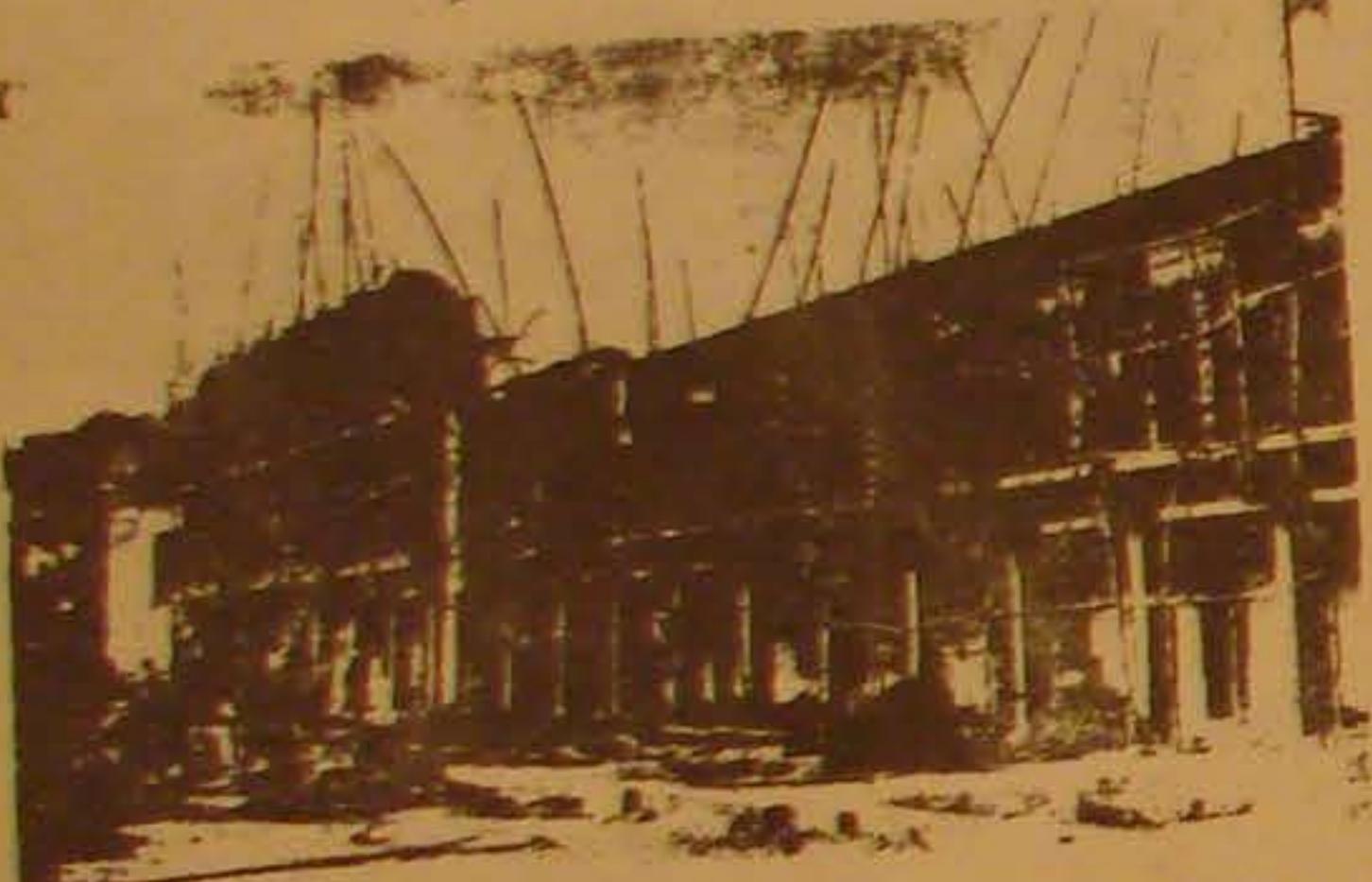
دارالعلوم درودة العلاماء

میں بھی یہت سے داخلہ محض انہی معموریوں کی بنا پر نہیں کئے جا سکے۔ یہ صورت تعالیٰ فرد اپنے دارالعلوم کے لئے باعث فکر ہے اور محض جگہ کی تنگی کی وجہ سے شانقین علم دین کو واپس کرنا یقیناً طلب کی، ہر صحتی ہوئی دشواریاں اور ضرورتیں ان کی کفر و بے حسینی یہ مزید اضافت کا باعث ہیں۔ علاوہ ازیں عمارتوں اور ضرورتی تعلیمی سامان کی کمی کی وجہ سے بست سے مقید علمی دریں خوب پوری توجہ اور رکھونے کے محتاج رہتے ہیں۔ ہماری خواہش اور درخواست ہے کہ آپ یہیں میں حضرات کو انتہ تعالیٰ توفیق دیں اور یہ بحالت ہو وہ اپنی تشریف آوری سے حسب موقع ہمیں حضراز فرمائیں خود اگر ان نوہنہا لان چون کو دیکھیں ان کی خدریات کو بھیں، فی الوفت جو کام تشریع کئے جائیں گے یہ استقبلی قریب میں فوری توجہ کے لئے ہیں ان کی تفضیل درج ذیل ہے۔



الغليس والعلوة والكلام على نبی المدرسین

دارالعلوم مذہبی انتظام تعارف نہیں ہے۔ اس کے قیام کو ۸۸ برس ہو گئے ہیں، خدا شرکت ہے کہ اس اثناء میں اس نے گرفتار طلبی اور دینی خدمات انجام دی ہیں۔ تصنیف و تایپنگ اور سُنْدِیب پنڈ موالع غرض ہر شہر میں اس کے غرزوں اور سرپتوں نے قابل قدر کام کئے ہیں، خوش قسمی سے تقریباً کاٹیں برس سے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی زندہؒ کی مظلہ کی اس کو توجہ اور سروبرستی حاصل ہے، جن کے دو نظامتیں ایکی ثہرت دنیا کے گوشے گوشے میں ہو پہنچ چکی ہے اور بخاطر نہ آج وہ ایک عظیم اسلامی مرکز بن گیا ہے نیز اس نے ایک مین الاقوا می دینی درسگاہ کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ زندگی کو دینی روح اور دعوتی جذب سے بھی نوازا ہے، سالہا سال سے اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت اور دینی زندگی کے فروع کے لئے اس کے طلب، اساتذہ اور کارکن بڑی سرگرمی سے کوشان ہیں، تبلیغ و دعوت کی جانب خاص طور سے متوجہ ہیں (طلب اپنے تعلیمی مشاہل اور علمی و ثقافتی سرگرمیوں کیسا تحریک میں جو نہ ذمۃ العمل، کا ہمیشہ طراء اتیا رہا ہے، دینی زندگی میں بھی متاز ہیں) جناب ناظم صاحب ذمۃ العمل اکی فکری رہنمائی اور عملی تحریکی میں وہ علم دین کے مرامل بڑی خوبی خوش اسلوب سے طے کر رہے ہیں، ان علمی و دینی مشاہل میں انہما کر کے ساتھ علم کی صحت و ورزش،



طلبہ کی: اقامتِ عجہ (بہ شل) از ر تھیرے۔ یہ عادتِ انتہا، اس تو مزاج بوجوں ہر سر زل
دیس کمرے ہوں گے اور برگمرے میں پھارائیں ہوں گی اس طرح پوری ٹالارت سچمکروں درستھن
گی اور دو سو فوائیں طلبہ اسیں قیام کر سکیں گے اس عادتِ اس دو بڑے بال بھی جوں گے ہو
او، داد اقمار کی علی و شعافی ضروریات میں کام آسکیں گے۔

مہر کردار العلوم



اس وقت دارالعلوم ندوہ اُسلا، ایس ہندوستان کے مختلف علاقوں کے حصے
لیشیا، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، جنوبی افریقہ، ترینیداد، یوگنڈا اور دوسرے مالک کے
بھی زیر تعلیم ہیں مختلف ملکوں سے برابر داخلے کی درخواستیں آتی رہتی ہیں، اسٹریک فضل
عرب مالک سیس ندوہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، اندروں و بیرون ملک کے سلانوں
تو بہ اس کی تعلیم و تربیت سے استفادہ کی خواہش روز افزود ہے۔ ان اسباب کی بناء پر
کی تعداد میں یقین موولی اضافہ ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے مزید نئی اقتامت گاہوں کی، یہ صرف
ہے اس کے علاوہ دارالعلوم کے مختلف شعبوں مثلاً دفاتر، دارالحفظ، لائبریری وغیرہ
نے ملکہ متعلّم خارجیں اور کارہیں، ابھی ضروریات کو سامنے رکھ کر مدرسہ ثانویہ کی طاعت
(بک کاتا نام اپنے دارالعلوم ہے) کی تکمیل ہو چکی ہے۔

اسی کے ساتھ اسٹر کاتام لے کر طلبہ کی "سی اقامت گاہ" رواق امیر کا نگ بنیا۔
۲۱ اسی سٹکے کو دکھدیا گیا اور اب الحمد للہ کہ اس کی تیسری منزل زیر تحریر ہے۔
"مہنددارالعلوم" میں بس کو ایک معیاری مدرسہ مانا جا رہا ہے باوجود وہ سخت
کارکنیش ختم ہو چکی ہے، وہ اسال کثیر تعداد میں عمد کو دیں ایس کیا گی سے اسی طرح ۱۰۔ احمد

عینیار حسن	کامیاب دوم
عزیزار حسن	"
محمد پارون	"
وحید احمد	"
جیل الرحمن	"
مطیع الرحمن	"
اظہر علی	"
سلطان الدین	"
محمد شفیق عالم	"
محمد وارث	"
محمد دیم	"
محمد اسلم	"
محمد اکرم	"
غلام محمد	"
افروز اختر	"
پرویز اختر	"
سلطان الدین	"
خلیل احمد	"
اصغر علی	"
درجہ سوم (ب)	
سین الدین	کامیاب اول
ظیف اللہ	"
محمد جابر	"
غالد اختر	"
قرازمان	"
محبوب الاسلام	"
ملک محمد ایوب	"
محمد احمد	"
عبد الرافع	"
جنید احمد	"
اسراء صدیقہ	"
تیرچہ جہاں	"
محمد جبار قہار ق دھنیادی	"
فرمودہ	"
محمد ناصر	کامیاب اول
حسیار الدین	"
عثمان بیگ	"
محمد عابد	"
ملک محمد یعقوب	"
ابرار عالم	"
مرتضی علی	"
محمد رومان	"
محمد ادریس	"
شایستہ خاتون	"
افسر جہاں	"
محمد فراتان	"
نیم اللہ	"
درجہ دوم (ب)	
کامیاب اول	کامیاب اول
محمد سیم	عبدالغیر
محمد کرم	محمد طیب
محمد علیم	محمد علیم
محمد افضل بٹ	محمد افضل بٹ
محمد یعنیں صدیقی	محمد یعنیں صدیقی
عائشہ بازو	عائشہ بازو
عاشرہ خاتون	عاشرہ خاتون
وارث علی	وارث علی
درجہ اول (الف)	درجہ اول (الف)
نظام الدین	کامیاب اول
محمد ایس	"
محمد فاروق	"
ابو محمد عامر	"
محمد اکھف دھنیادی	"
نفیل الدین	"
مشتاق حسین	"
خلیل الدین	"
صوفیہ پروین	"
طلعت فاطمہ	"
بلی ناطمہ	"
ارشاد احمد	"
شاہین بازو	"
محمد رفیق	"
پروین بازو	"
محمد اسلام	"
آمنہ خاتون	"
شاہد علی	"
محمد رفیع	"
سراب احمد	"
محمد آصف (لکھنوری)	"
داحد علی	"
محمد سیم	"
ارشاد احمد پڑناگڈھی	"
محمد سامر	"
عثمان علی	"
درجہ اول (ب)	درجہ اول (ب)
کامیاب اول	کامیاب اول
نے زیر احمد	"
العام الرحمن	"
حسین احمد شمسی	"
رضوانہ خاتون	"
رضوان علی	"
نظام الدین	"
قاضی ابوذر	"
قاضی ابو ہبیرہ	"
بدرا الناء	"
فرمودہ	"
محمد جبل	"
رحمت الناء	"
باقیہ تابع' ص ۱۳۱ پر ملاحظہ فرمائیں	"